ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور
پاکستان

مغفرت اور برکت والی رات

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو رات کو قیام کرو (یعنی نماز پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو۔

کیونکہ اس رات میں تجلیاتِ الٰہی غروب آفتاب کے بعد سے ہی آسمانِ دنیا پر جلوہ افروز ہوتی ہیں۔ پس بارگاہِ قدوسی سے اعلان ہوتا ہے

خبردار! ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ میں اسے معاف کر دوں۔

خبردار! ہے کوئی رزق لینے والا کہ میں اسے رزق دوں۔

خبردار! کوئی مبتلائے مصیبت ہے کہ میں اسے نجات دوں۔

خبردار! کوئی فلاں حاجت والا،

خبردار! کوئی فلاں حاجت والا،

مسلسل ندا آتی ہے

یہاں تک کہ صبح صادق طلوع ہو جاتی ہے

رواہ ابن ماجہ

بانی
شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

رئیس الادارہ:
جانشین شیخ التفسیر
مولانا عبید اللہ انور
امیر انجمن خدام الدین لاہور

ایڈیٹر:
مجاہد الحسینی

بدل اشتراک

سالانہ ——— ۱۶ روپے
ششماہی ——— ۹ روپے
سہ ماہی ——— ۵ روپے

غیر ممالک

سعودی عرب:
سالانہ ہوائی جہاز ——— ۵۰ روپے
بحری جہاز ——— ۲۵ روپے

انگلینڈ:
سالانہ ہوائی جہاز ——— ۶۸ روپے
بحری جہاز ——— ۳۶ روپے

فی شمارہ
۳۵ پیسے

۱۲ شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ
۲۲ ستمبر ۱۹۷۲ء

مطبوعۂ انجمن خدام الدین

شیرانوالہ دروازہ لاہور — فون نمبر: ۶۷۵۴۵

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مزید فضیلت جہاد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمِي اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی زخمی نہیں ہوگا۔ جو خدا کے راستہ میں زخمی کیا گیا ہو۔ مگر قیامت کے دن ایسے حال میں آئے گا۔ کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہوگا۔ جس کا رنگ تو خون کا ہوگا۔ مگر خوشبو مشک کی ہوگی۔ (بخاری مسلم)

وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

ترجمہ۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کے راستہ میں جو مسلمان تھوڑی دیر بھی جہاد کرتا ہے۔ اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جو خدا کے راستہ میں کچھ زخمی کر دیا گیا۔ یا کوئی خراش وغیرہ لگ گئی۔ تو قیامت کے دن اس کو تروتازہ جیسا کہ وہ تھا ایسا ہی لے کر حاضر ہوگا۔ جس کا رنگ زعفران کا رنگ ہوگا۔ اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی (اس حدیث کو امام ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا۔ کہ حدیث حسن ہے۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْفُوَاقُ مَا بَيْنَ الْحَلْبَتَيْنِ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ...... بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا گزر ایک درہ پر سے ہوا۔ اس درے میں ایک چھوٹا سا میٹھے پانی کا چشمہ تھا۔ ان کو چشمہ (پاکیزگی کی وجہ سے) اچھا معلوم ہوا۔ انہوں نے دل میں کہا کیا اچھا ہوتا۔ کہ میں لوگوں سے کنارہ کشی کرکے اس گھاٹی میں رہتا لیکن جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت نہ لے لوں۔ ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ آخر کار انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایسا مت کرو۔ کیونکہ تم لوگوں میں سے کسی کا اللہ تعالےٰ کے راستہ میں ٹھیرنا اس کے اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت والا ہے۔ کیا تم یہ بات پسند نہیں کرتے۔ کہ اللہ تعالےٰ تم کو بخش دے اور تم کو جنت میں داخل کر دے؟ اگر یہ چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرو جس نے اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقت کے برابر بھی اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا اور کہا حدیث حسن ہے "الفواق" دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان کا وقفہ۔

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَى مَتْنِهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ أَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تیار رہتا ہے۔ جہاں کوئی خطرہ اور پریشانی کی بات سنتا ہے فوراً گھوڑے کی پشت پر سوار ہو کر ہوا کی طرح میدان کی طرف اُڑ جاتا ہے۔ قتل یا موت کا موقع اس کے مقامات میں تلاش کرتا رہتا ہے اور دوسرے اس شخص کی زندگی جو پہاڑیوں کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا وادیوں میں سے کسی وادی پر چند بکریاں ساتھ لئے ہوئے سکونت کرتا ہے نماز پڑھتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے۔ اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ اور لوگوں سے بھلائی کے علاوہ اس کو اور کوئی کام نہیں (مسلم)

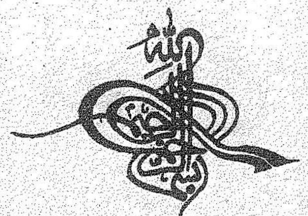
وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جنت میں سو درجے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار کئے ہیں۔ اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے۔ جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے (بخاری)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتّٰى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے خوف اور خشیت سے رویا وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ دودھ نکال لینے کے بعد پھر دودھ تھن میں لوٹ جائے اور خدا کے راستہ کا غبار اور جہنم کا دھواں دونوں جمع نہیں ہو سکتے یعنی جو اس غبار میں آلودہ ہو چکا ہے وہ اس دھوئیں سے آلودہ نہ ہوگا۔ ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۔۔۔ (قرآن)



خدام الدین

۱۲ شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ
۲۲ ستمبر ۱۹۷۲ء

جلد ۱۸ شمارہ ۱۷

مندرجات

رئیس الادارہ
جانشین شیخ التفسیر
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
مجاہد الحسینی

میونخ میں مسلم دشمنی کا بدترین مظاہرہ

نوجوانو! اٹھو! اسلامی عظمت اور مسلم برتری کا نشان بن جاؤ!

عالمی کھیلوں کے مقابلہ میں غیر مسلم خصوصاً سامراجی طاقتوں کی طرف سے ایک طے کردہ پروگرام اور منصوبے کے تحت پاکستانی کھلاڑیوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اور فرزندان اسلام کی عظمت اور برتری کو جس ذلت اور رسوائی کا خول پہنا کر ڈھانپنے کی شرمناک کوشش کی گئی ہے اس کی تفصیلات صرف اسلامیانِ پاکستان ہی نہیں پوری دنیا کے منصف مزاج افراد کے سامنے ہیں اور وہ سب اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ پاکستان کے ہونہار اور جواں ہمت کھلاڑیوں نے اپنے فنی کمالات کا خوب مظاہرہ کیا ہے اور بھارتی سورماؤں کو کھیل کے میدان میں چاروں شانے چت گرا کر اپنی برتری اور عظمت کا لوہا منوا لیا ہے۔

بھارت کو شکست دینے کے بعد پاکستان کے فرزندانِ اسلام اگر مغربی جرمنی کو بھی شکست و ریخت کی ذلت و رسوائی کی گھاٹیوں میں دھکیل دیتے تو گویا ایشیا اور پھر پاکستان؟ کو مغربی قوموں پر برتری اور فوقیت حاصل ہو جاتی اور یہ صورتِ حال کم از کم غیر مسلم طاقتوں خصوصاً امریکی سامراج کے لیے قطعاً ناقابلِ برداشت ہے۔

بھلا جس امریکہ نے عربوں کے سینے میں اسرائیل کا خنجر پیوست کر کے پوری دنیائے اسلام کو ذلیل و خوار کیا، جس امریکہ نے عالمی مکا باز اور اپنی خداداد قوت و طاقت سے غیر مسلموں کے جبڑے توڑنے والے محمد علی کلے کو اپنی سازشوں سے قوت و طاقت کے عالمی اعزاز سے محروم کرایا۔ جن غیر مسلم طاقتوں نے میدان میں ساتھ کھڑے ہو کر پاکستان کو بھارت سے شکست دلائی اور بھارت کو اپنے جدید ترین اسلحہ اور میزائلوں کے مہلک ترین ہتھیاروں سے مسلح کر کے پاکستان کو اس جنگی برتری اور فوقیت سے محروم کرایا جو ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں پاکستان کو فتح مندی کی صورت میں حاصل ہو گئی تھی اور جس کے باعث پاکستان کی توقیر و عظمت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا۔ بھلا وہ غیر مسلم طاقتیں وہ یہود و نصاریٰ کھیل کے عالمی مقابلوں میں فرزندانِ اسلام اور فدایانِ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بالادستی اور عظمت و وقار کو کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔

یہود و نصاریٰ اور غیر مسلم قوموں نے اسلام دشمنی اور مسلم کشی کا میونخ میں جو مظاہرہ کیا ہے۔ اسے دیکھ کر بھی ہمارے نوجوان ہپیوں کے دلدادہ اور غیر مسلم بدقماشوں اور بدمعاشوں کی تہذیب و تمدن کے شیدائی بنتے ہیں اپنی اسلامی تہذیب و تمدن کا مظاہرہ کرنے اور اہل اسلام کی عظمت و فوقیت کا سکہ جمانے کے وسائل و ذرائع اختیار نہیں کرتے اور کھیل کود کے میدان سے لے کر تہذیب و تمدن، صنعت و تجارت، سائنس اور میدانِ جنگ کی معرکہ آرائی تک زندگی کے ہر محاذ اور ہر میدان میں مسلم بالادستی و برتری کے لیے پوری جدوجہد اور ہمہ تن کوشش نہیں کرتے تو پھر اس قوم اور اس ملک کو ذلت و رسوائی اور عبرتناک شکست سے کون بچا سکتا ہے۔

پاکستان کے جواں ہمت اور مردانہ وار لڑائی اور کھیل کا مظاہرہ کرنے والے نوجوانو! اٹھو! اور "اسلامی عظمت و مسلم برتری" کا ایک نشان بن جاؤ اور پورے ملک میں ایک ایسی تحریک پیدا کر دو تاکہ بیداری، ہوشمندی اور فرزندانِ اسلام کی قوت و طاقت اور ان کی عظمت و وقار کا علم پوری دنیا میں سرفراز و سربلند ہو جائے:-

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ

کہ حقیقی عزت اور غلبہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ اسلام ہی کا ہے۔

• دنیا کا ضمیر جھنجھوڑنے کے لیے

عرب فدائین کا معرکہ آراء کارنامہ

عرب علاقوں خصوصاً بیت المقدس پر یہودی غاصب حکومت اسرائیل کے ظالمانہ قبضہ کے بعد مظلوم عربوں اور جلاوطن فلسطین کے مہاجروں نے ہر ممکن طریق سے اپنی فریاد بڑی بڑی سامراجی طاقتوں تک پہنچانے کی کوشش کی۔ مگر ان کے کانوں پر جوں نہ رینگی۔

رجب کا مہینہ تھا دنیا میں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معراج کے تذکرے ہو رہے تھے اور میونخ میں کھیلوں کے عالمی مقابلے جاری تھے پوری دنیا کی توجہ ان عالمی مقابلوں پر مرکوز تھی کہ عرب فدائین اور چند نھنے "مجاہدین اسلام" نے اسی میونخ کے عالمی مقابلہ میں برتری حاصل کرنے کا عزم لے کر آنے والے یہودی اسرائیلی کھلاڑیوں کو اپنی گرفت میں لے کر دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کرا لی، اور پوری دنیا کے ضمیر کو ایسا جھنجھوڑا کہ ایک زلزلہ برپا ہو گیا۔

عرب فدائین صرف دنیا کو اپنے مسئلہ کی طرف متوجہ کرانا چاہتے تھے۔ ان کا موقف تھا کہ ان یہودی کھلاڑیوں کے بدلے ان دو سو عرب چھاپہ ماروں کو رہا کر دیا جائے جنہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنا کر اسرائیلی ڈاکوؤں نے قید خانوں میں محبوس کر رکھا ہے۔

لیکن — سامراجی طاقتوں کے اشارہ ابرو پر اسرائیل کا وزیر دفاع موشے دایان خود میونخ پہنچا اور اس نے اپنی موجودگی میں مغربی جرمنی کی پولیس سے عرب فدائین کو گولیوں کی بوچھاڑ سے ختم

کرانے کا فیصلہ کیا تاکہ کھلاڑیوں کو رہا کرایا جا سکے یہ بھی خبر ملی ہے کہ پولیس نے گولی موشے دایان کے حکم سے چلائی۔

پایں ہمہ — عرب فدائین نے اپنی جان قربان کرکے سامراجیوں کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے اور دنیا کی توجہ کھیلوں کے عالمی مقابلہ سے ہٹ کر فلسطین، بیت المقدس اور صحرائے سینا کے مسائل کی طرف مبذول ہوگئی۔

نتیجۃً — آج مغربی دنیا اور سامراجی طاقتیں خائف ہیں کہ نامعلوم کس ملک میں فدائین کیا اقدام کرتے ہیں؟!

اسرائیلی جنگ باز، امریکی بمبار جہازوں کے ذریعے شام، لبنان، اردن اور دوسری عرب آبادی پر جتنے چاہیں بم برسائیں، عربوں کو نیپام بموں سے جھلسا دیں لیکن ان کا جذبۂ حریت کبھی سرد نہ پڑے گا۔

پانچ عرب فدائیو! تم زندہ جاوید ہوگئے اور آج دنیا بھر کے اخبارات کی شہ سرخیوں کا تم جلی عنوان ہو —

تم خود مر گئے —! لیکن تم اپنا مسئلہ زندہ کر گئے۔ کاش — پاکستان سے بھی چند نوجوان ایسے پیدا ہوں — جن کے معرکہ آراء کارنامے زبان زدِ عام ہوں — وہ مشرقی پاکستان کے سات کروڑ فرزندانِ اسلام اور ۹۳ ہزار مسلمان جنگی قیدیوں کا مسئلہ حل کرانے میں ایک تاریخی کردار ادا کریں۔

• خشکی کے راستے سفرِ حج کا مسئلہ

ایک خبر ہے کہ مرکزی حج کمیٹی نے ٹرانسپورٹوں کے لیے خشکی کے راستے جانے والے حج قافلوں میں شمولیت کی شرائط نرم کر دی ہیں۔ حج قافلوں میں شمولیت کے خواہشمند ٹرانسپورٹ اب اپنی درخواستیں ۳۰ ستمبر تک دے سکتے ہیں ہر قافلے کے ساتھ "ایک ٹرک" رکھنے کی شرط ختم کر دی گئی ہے اور اب ٹرانسپورٹوں کے لیے یہ بھی ضروری نہیں ہوگا کہ وہ صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کو اپنی درخواستوں کے ساتھ بسوں کی خصوصی اہلیت کے سرٹیفکیٹ پیش کریں۔ تاہم یہ سرٹیفکیٹ ۳۰ اکتوبر تک کمیونیکیشن ڈویژن اسلام آباد کو پہنچانے ہوں گے۔

مرکزی وزارتِ حج اور اوقاف کی جانب سے گذشتہ دنوں اعلان کیا گیا تھا کہ خشکی کے راستے سے فریضۂ حج ادا کرنے والے عازمین حج کے لیے بسوں کا خصوصی انتظام کیا جائے گا۔ بسیں بالکل نئی اور معیاری ہوں گی۔ قافلے کے ساتھ سامان کے لیے ٹرک الگ ہوگا۔ پانی کی ٹینکی، متبادل گاڑی، فرسٹ ایڈ کے سامان پر مشتمل ایمبولینس ڈاکٹر اور قافلے کی نگرانی کے لیے تربیت یافتہ عملہ ساتھ ہوگا۔

وزارتِ حج و اوقاف کی جانب سے اس نئے اعلان کی روشنی میں یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ براستہ خشکی سفرِ حج کے لیے ابھی تک بسوں کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہو سکا ہے یہی وجہ ہے کہ بسوں کی خصوصی اہلیت کے سرٹیفکیٹ اور مستقل طور سے ٹرک ساتھ لے جانے کی شرائط ختم کر دی گئی ہیں —!

حکومت کے سابقہ اعلان کا منشا یہ تھا کہ گذشتہ برسوں کی طرح خشکی کے راستے سے عزمِ سفر کرنے والوں کو ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جائے گا کہ خراب اور ناکارہ بسوں کے باعث عازمین حج فریضۂ حج کی ادائیگی سے ہی محروم رہ جائیں۔ اور وہ تکلیف دہ سفر کے باعث مصیبتوں اور صعوبتوں سے نڈھال ہو جائیں۔

خشکی کے راستے سفرِ حج کو سرکاری سرپرستی اور حکومت کے انتظام و انصرام میں دینے کا مقصد انہی صعوبتوں اور تکالیف کا ازالہ بیان کیا گیا تھا۔

یہ خبر افسوسناک ہے کہ حکومت اپنی وضع کردہ شرائط ختم کرنے کا اعلان کر رہی ہے۔ اس صورت میں ٹرانسپورٹ کمپنیاں کس طرح کوئی بلند معیار قائم رکھ سکیں گی؟ اور خشکی کے راستے سفرِ حج کا خواب باوقار طریق سے شرمندۂ تعبیر کیونکر ہو سکے گا۔ کیونکہ لوگ اس راہ کے سفر سے پہلے ہی دل برداشتہ، خوف زدہ، اور بس کمپنیوں کے طرزِ عمل سے زخم خوردہ ہیں۔

خشکی کے راستے سفر کی مشکلات پہاڑی، برفانی اور صحرائی راستوں کی دشوار گذاریوں، بس کی خرابی کے باعث متبادل انتظامات کے فقدان، پاکستان سے باہر دائیں ہاتھ ڈرائیونگ پہاڑی اور برفانی علاقوں کے لیے تجربہ کار ڈرائیوروں کی خدمات وغیرہ مختلف پیچیدہ مسائل ہیں جن کی نزاکت و اہمیت کے تمام پہلوؤں پر غور و خوض کے لیے اس سفر کے تجربہ کار افراد — اور نامور ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے ماہرین پر مشتمل ایک بورڈ قائم کرکے سفر کے نشیب و فراز کا جائزہ لے لینا چاہیئے تھا اور اب تک کوئی اطمینان بخش، ٹھوس اور حوصلہ افزا قدم اٹھ جانا چاہیئے تھا۔ لیکن اخباری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سفر کے لیے ابھی تک معیاری بسوں کے قافلے کا ہی انتظام نہیں ہو سکا ہے اور متعلقہ افراد حکومت کی کڑی شرائط سے گھبرا رہے ہیں جس کی بنا پر وزارتِ حج کو شرائط میں نرم روی اختیار کرنا پڑی ہے۔

غرضیکہ خشکی کے راستے سفرِ حج کے سلسلہ میں حکومت کی پالیسی ہنوز غیر واضح، غیر تسلی بخش، اور اصلاح طلب ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ وزیر حج مولانا کوثر نیازی وقت کی قلت اور مسئلہ کی نزاکت کا احساس کرکے ضرور کوئی جلد موثر قدم اٹھائیں گے —!

★★★★★★★★★★★

★★★★

نعت

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

جناب ظہیر صدیقی

ترے در پہ آنا گنہگار چاہے
اجازت تری اک طلبگار چاہے

پڑا ہی رہے تیرے در پہ سدا وہ
نہ اس کے سوا کچھ گنہگار چاہے

ترے در پہ آتے جو دیکھوں ہیں سب کو
میرا دل بھی آنے کو سرکار چاہے

ہو روشن ترے نور سے میرا سینہ
بجز اس کے کچھ نہ سیہ کار چاہے

نبی کی رضا ہی خدا کی رضا ہے
وہی ہو جو نبیوں کا سردار چاہے

قضا تیرے در پہ شفا ہی شفا ہے
مدینہ ہو مدفن یہ بیمار چاہے

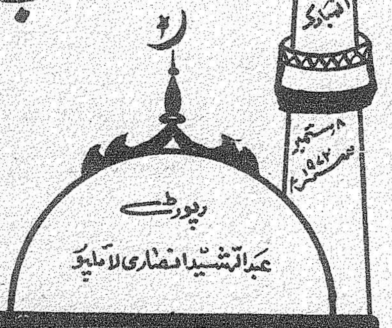
فرشتے ہیں دربانِ سلطان گدا ہیں
مرا دکھیا دل وہ دربار چاہے

پسِ مرگ طیبہ بنے میرا مدفن
مرا دل بھی میرے مختار چاہے

قیامت میں آقا ظہیرؔ گدا گر
تجھی کو وہ اپنا مددگار چاہے

•

○ ظلم کسے کہتے ہیں؟ ○ نماز کی عظمت و اہمیت ○ تارکِ نماز کی سزا
شب برات کے موقع پر آتشبازی اور چراغاں ○ امام اعظم ابو حنیفہؒ کا فیصلہ
○ اسلامی احکام سے روگردانی کیوں؟



جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ کا جامع مسجد شیرانوالہ میں خطاب

الحمد للہ وکفی وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ: امّا بعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم:—

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ سورہ آیت

کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی
اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے
ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

یہ حقیقت کسی سے بھی پوشیدہ نہیں کہ زندگی کے آخری سانس تک دنیا میں ہم جو بھی عبادت کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کرتے ہیں اور ہر قسم کی بندگی اور پرستش کے لائق بھی اسی کی ذات ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس کے سوا کسی دوسرے کو بھی اپنی سجدہ ریزیوں، قیام و رکوع اور حمد و توصیف کے لائق اور مستحق سمجھتا ہے تو وہ بہت بڑی حماقت اور گمراہی میں مبتلا ہے ایسا شخص اپنی عبادت کو شرک کی گندگیوں سے آلودہ کر کے اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کو دعوت دے رہا ہے اور بہت ظلم کر رہا ہے۔

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔ بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ظلم کو معاف نہیں فرماتے اس لیے شرک ناقابل معافی جرم ہے۔

ظلم کسے کہتے ہیں؟

ظلم کہتے ہیں کسی کا حق ادا نہ کرنے یا حق چھین لینے کو اور عبادت و بندگی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے جو اس کی طرف سے اس کی مخلوق پر عائد ہوتا ہے جسے بارگاہِ صمدیت میں ہی پیش کرنا چاہیے۔ چونکہ یہ حق سب سے بڑی ذات کا ہے اس لیے اس کا ادا نہ کیا جانا سب سے بڑا ظلم قرار پایا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"صراط مستقیم یہ ہے کہ سب سے تعلق توڑا اور ایک خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک سے رشتہ جوڑا۔ اپنی زندگی اور موت بلکہ ہر عمل حیات اسی کے لیے وقف کر دیا۔"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ انعام کی اسی آیت میں فخرِ کونین سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اے نبیؐ! اعلان کر دو۔

"میری نمازیں، میری قربانیاں، میرا دنیا میں
زندگی گذارنا اور دنیا سے چلے جانا
سب اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین
تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔"

نماز کی اہمیت

اس آیت میں سب سے پہلے نمازوں کا ذکر کیا گیا۔ دراصل پورے سلسلۂ عبادات میں نماز کو دوسری تمام عبادات پر اولیت اور فوقیت حاصل ہے۔ عبادات میں مسلمانوں پر سب سے پہلے نماز ہی فرض ہوئی تھی اور نماز کو حدیث شریف میں اسلام اور کفر کے درمیان حد فاصل قرار دیا گیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی پس اس نے کفر کیا۔

شب معراج میں جب حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مہمان الٰہی ہوئے تو واپسی پر خدائے ارحم الراحمین نے امت محمدیہ کے لیے آپ کو نماز کا تحفہ عنایت فرمایا۔ پہلے پچاس نمازیں دی گئی تھیں لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورہ دینے پر آپؐ نے بارگاہِ خداوندی میں تخفیف کی درخواست فرمائی تو بالآخر پانچ نمازیں فرض قرار دی گئیں اور ارشادِ الٰہی ہوا کہ امتِ مسلمہ کو پانچ نمازوں کے عوض پچاس نمازوں کا ثواب ملا کرے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ (او کما قال) نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

یہ ہے نماز کی اہمیت جسے آج مسلمانوں نے بھلا دیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی نعمت کی ناقدری ہے۔ اتنے اہم فریضہ کو ادا ہی نہ کرنا اور خود کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نہ صرف مستحق بلکہ رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا مرکز سمجھنا اور جتلانا لوگوں کے ساتھ اور خود اپنے ساتھ بہت بڑا فریب اور دھوکا ہے۔

حکم عدولی

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کا طریقہ تو یہ ہے کہ اس کے حکموں پر عمل کیا جائے۔ جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ کیے جائیں اور جن سے روکا گیا ہے ان کے قریب سے گزرا بھی نہ جائے لیکن یہاں معاملہ ہی الٹ ہے۔ ہر کام اپنی سوچ اپنی خواہش اور تمنا کے مطابق کیا جاتا ہے اور شریعت کے بتلائے ہوئے طریقے اور جاری کردہ حکم کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

آپ خود سوچیں کہ آج جعلی تصوف و طریقت کے نام پر جو بدعتیں، عیاشیاں اور بدمعاشیاں کی جاتی ہیں ان کا پورے دین میں کہیں وجود بھی ہے۔

بھنگ، چرس اور افیون و شراب کے نشے میں دھت رہنا، رقص و موسیقی کی محفلیں منعقد کرنا، علماء دین کو گالیاں دینا، قرآن و سنّت کے احکام مولویوں کی باتیں کہہ کر ٹھکرا دینا، نذرانوں کی رقمیں بٹورنے کے لیے شعبدہ بازیاں دکھانا کہاں کی دیانت اور کون سا دین ہے؟ جو اسلام نبی امیؐ پر آج سے چودہ صدیاں پہلے عرب میں نازل ہوا تھا اس میں تو ان خرافات کی کہیں گنجائش ہی نہیں۔ پھر سنّی اور حنفی کہلانے والوں نے کیونکر ان باتوں کو دین کے بنیادی تقاضے قرار دے لیا۔

مہلک مرض

جو لوگ نماز پڑھنا مولویوں کا کام بتاتے ہیں اور خود مسجد میں آنا اور اللہ کی بارگاہ میں جھکنا فیشن کے خلاف سمجھتے ہیں وہ بہت ہی بدنصیب اور محروم خیر افراد ہیں ایسے لوگوں کی مذہبی حالت اور ایمانی کیفیت دیکھ کر مجھے ان پر رحم آتا ہے کہ یہ ایسے موذی مرض میں مبتلا ہیں اور خود کو تندرست سمجھ رہے ہیں۔ ممکن ہے یہ مرض آخرکار ان کے لیے جان لیوا ثابت ہو۔

حنفی اور غیر نمازی؟

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان نماز پڑھنا چھوڑ دے اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دو اور اس وقت تک اسے رہا نہ کرو جب تک کہ وہ توبہ نہ کر لے، خواہ

کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گذر جائے۔ اس لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اہل السنت والجماعت میں شامل ہو۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا متبع ہو اور حنفی کہلائے اور ساتھ ساتھ تارک نماز بھی ہو اور نمازوں اور نیک بندوں کا مذاق بھی اڑائے۔ ایسا شخص سنّی اور حنفی کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔

لوگ شب معراج اور شب برات کے موقعوں پر چراغاں کرتے ہیں۔ پٹاخے چلاتے اور ہزاروں روپے کی آتش بازی کرتے ہیں جس میں دین کا فائدہ نہ دنیا کا۔ ایسے مبارک موقعوں کو بھی غفلت میں کھو دیتے ہیں اور اس وقت بھی یادِ الٰہی میں مشغول نہیں ہوتے۔ مسجد میں نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے اور خون پسینے کی کمائی کو آگ لگا کر خوش ہوتے ہیں۔ جس شخص کے پاس خشیتِ الٰہی، خوف آخرت اور نیک عمل نہ ہو اور دل ایمان کی روشنی سے محروم ہو۔ اسے شب معراج اور شب برات میں چراغ جلانے اور قمقموں کے روشن کرنے سے کیا فائدہ ہو گا؟

نماز گناہوں سے روکتی ہے

اس غفلت و بے عملی سے بچنے کا ذریعہ نماز قائم کرنا ہے۔ نماز پڑھنے سے طبیعت نیکی کے لیے آمادہ اور گناہوں سے متنفر ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے اور ذکر الٰہی کی توفیق بھی نصیب ہوتی ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط (العنکبوت)

اور قائم رکھ نماز، بے شک نماز بےحیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام وعلیٰ نبینا جب میدان طویٰ میں گئے اور آپ کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۵ (طٰہٰ۔ آیت ۱۴)

"میں جو ہوں اللہ ہوں۔ کسی کی بندگی نہیں سوا میرے، سو میری عبادت کر اور نماز قائم رکھ مجھے یاد رکھنے کے لیے"۔

اس آیت کی تفسیر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اس میں خالص توحید اور ہر قسم کی بدنی و مالی عبادات کا حکم دیا گیا ہے۔ نماز چونکہ اہم العبادات تھی۔ اس کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا اور اس پر بھی متنبہ فرما دیا گیا کہ نماز سے مقصودِ اعظم اللہ تعالیٰ کی یادگاری ہے۔ گویا نماز سے غافل ہونا خدا کی یاد سے غافل ہونا ہے۔"

اسی طرح قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ میں نماز کا سب سے پہلے خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا۔ نماز دین کا ستون اور اللہ تعالیٰ کا اپنے پیغمبرؐ کے ہاتھ بھیجا ہوا تحفہ ہے اس کی قدر و منزلت نہ پہچاننا اور نماز سے غافل رہنا خدا اور رسول کو ناراض کرنا ہے۔ قیامت کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے ہی آب کوثر ملے گا اور قیامت کے روز سب سے پہلا سوال نماز کے متعلق ہو گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندگی اٹھانے سے بچنے کے لیے ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنا وقت، مال و جان، کاروبار ہر شئی قربان کر دینے کا عزم کرنا چاہیے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

صدائے توحید

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

دنیا کی خوشی مرجھا گئی تھی، اس کا جمال صداقت پژمردہ اور اس کا چہرہ ہدایت زخمی ہو گیا تھا۔

وہ پیمان و مواثیق جو اولادِ آدم نے مقدس رسولوں کے سامنے ان کے پاک پیغاموں کو سن کر خدا سے باندھے تھے ایک ایک کر کے عصیان و تمرد سے توڑ دیے گئے تھے اور خدا کی رحمت و رافت زمین کے بسنے والوں سے اٹھ گئی تھی۔

اس کا وہ جمال ازلی و ابدی جس کے پردے اٹھائے گئے تھے۔ تاکہ اس کے ڈھونڈنے والوں کو محرومی نہ ہو، پھر مستور و محجوب ہو گیا تھا۔ اور اس میں اور اس کے بندوں میں کوئی رشتہ باقی نہیں رہا تھا۔

ہاں کوئی ... نہ تھا جو اس کو ڈھونڈے، کوئی قدم نہ تھا جو اس کی طرف دوڑے، کوئی آنکھ نہ تھی جو اس کے لیے اشکبار ہو، کوئی دل نہ تھا، جو اس کی یاد میں مضطرب ہو، کوئی روح نہ تھی، جو اسے پیار کرے۔ اس کی دنیا اس سے بے خبر تھی، اس کے بندے اس سے غافل تھے۔ انسان کا ضمیر مر چکا تھا۔ فطرت کا حسن حقیقی عصیان عالم کی تاریکی میں چھپ گیا تھا، تمرد، سرکشی کے سیلاب تھے جو خشکی و تری دونوں میں اُمڈ آئے تھے اور جن کے اندر خدا کی رسولوں کی بنائی ہوئی عمارتیں بہہ رہی تھیں۔

خشکی و تری دونوں میں انسان کے عصیان و سرکشی سے فتنہ و فساد پھیل گیا تھا جب کہ یہ حالت تھی تو دنیا بگڑ کر پھر سنوری، انسانیت مر کر پھر زندہ ہوئی۔ اور ایک انقلاب عظیم برپا ہوا۔ جس نے دنیا کو یکسر بدل دیا۔ حجاز کے ریگستانوں اور کعبہ کے مرغزاروں سے ایک مقدس ہستی نے مبعوث ہو کر صدائے توحید بلند کی کہ جس نے تمام تاریکیوں اور گمراہیوں کو فنا و معدوم کر دیا۔ صدائے دلنواز صرف اس قدر تھی

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم خدائے واحد القہار کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ وہ معبود حقیقی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور دنیا کے کارخانے کو سنبھالے ہوئے ہے"۔

اس صدائے حق کی گرج سے شرک و کفر کے بادل پھٹ گئے۔ معصیت و سرکشی کی گھٹائیں دور ہو گئیں۔ عصیان و تمرّد کی ظلمت مٹ گئی۔ اور آفتاب اسلام نے جلوہ ریز ہو کر دنیا کے ہر ہر گوشہ کو منور و متجلی کر دیا۔

پیغمبر اسلام ظاہر ہوئے اور آپ نے علی الاعلان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، ربوبیت، رزاقیت اور خالقیت کے متعلق تعلیم دی کہ وہ معبود حقیقی، وحدہ لاشریک ہے، اکیلا ہے، یکتا ہے، بے نیاز ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، وہ تمام مخلوق کو پالتا ہے اور ہر جاندار کو رزق پہنچاتا ہے ہر چیز اسی نے پیدا کی اور وہی خالق اکبر ہے۔ کائنات کی تمام نعمتوں کا مصدر اور سرچشمہ ہے۔ دنیائے عظیم الشان کارخانہ کا ذرہ ذرہ، دریاؤں کا قطرہ قطرہ، درختوں کا پتہ پتہ اسی معبود حقیقی کی تحمید و تقدیس میں مصروف ہے۔

ہر گیاہے کہ از زمین روید
وحدہ لاشریک لہٗ گوید

اس صدائے توحید کی برکت سے لاکھوں انسان شرک و کفر کی تاریکی سے نکلے اور صداقت کی روشنی میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

دعائے صحت کی اپیل

میرا لڑکا محمد عثمان غنی بیمار ہے۔ جمیع علمائے کرام، قراء حضرات و دیگر احباب سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ بچے کی صحت کاملہ کے لیے دعا فرمائیں۔

قاری محمد شریف قصوری خطیب کناری بازار لاہور

ماہِ شعبان المعظم کی فضیلت و برکت

جانشین شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا عبید اللہ انور

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم
بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم :-
حٰمٓ ۝ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۝ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ۝ فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ۝ اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ ۝

ترجمہ :- روشن کتاب کی قسم ہے ہم نے اسے مبارک رات میں نازل کیا ہے بے شک ہمیں ڈرانا مقصود تھا۔ سارے کام جو حکمت پر مبنی ہیں اسی رات تصفیہ پاتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں رسول بھیجنا مقصود تھا

حاشیہ شیخ الاسلام رحؒ

برکت کی رات شبِ قدر ہے۔ کما قال تعالیٰ اِنّا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر کما قال تعالیٰ شہر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن۔ اس رات میں قرآن کریم لوحِ محفوظ سے سماءِ دنیا پر اتارا گیا۔ پھر بتدریج تیئس سال میں پیغمبر پر اترا۔ نیز اسی شب میں پیغمبر پر اس کے نزول کی ابتدا ہوئی ــــ سال بھر کے متعلق قضاء و قدر کے حکیمانہ اور اٹل فیصلے اسی عظیم الشان رات میں "لوحِ محفوظ" سے نقل کر کے ان فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شعبان کی پندرھویں رات ہے جسے شبِ برأت کہتے ہیں۔ ممکن ہے وہاں سے اس کام کی ابتدا اور شبِ قدر پر انتہا ہوتی ہو۔ واللہ اعلم۔

مفسّرین کی رائے

اس آیت کی تفسیر میں مفسّرین کی دو رائیں ہیں۔ بعض حضرات کی رائے ہے کہ اس مبارک رات سے مراد صرف لیلۃ القدر ہے (جو رمضان المبارک کے مبارک مہینہ میں آتی ہے) اور بعض کی رائے ہے کہ اس سے مراد شب براۃ یعنی شعبان کی پندرھویں شب ہے۔

ابن کثیرؒ اور امام نوویؒ نے اس سے قطعی انکار کیا ہے کہ اس شب سے مراد شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ تاہم اگر یہ بات مان بھی لی جائے کہ قرآن کریم میں شعبان کی پندرھویں رات کا ذکرِ خیر موجود نہیں تو پھر احادیث نبویؐ کی طرف رجوع کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عملِ مبارک دیکھنے کے بعد یہ بات ذہن نشین ہو جاتی ہے کہ اس رات اور اس مہینہ کو بہر حال تقدّس اور عزت ضرور حاصل ہے۔

متعلقہ احادیث کی حیثیت

بعض حضرات نے ماہ شعبان المعظم کی فضیلت اور اس کی پندرھویں شب کی خصوصیات کے بارے میں احادیث پر بھی بحث کی ہے۔ اور یہ ٹھیک ہے کہ اس سلسلے میں کسی صحیح حدیث سے استدلال کرنا مشکل ہے مگر اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ تمام طریق کو جمع کرنے کے بعد ان احادیث کو احسن کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور محدثین کے نزدیک فضائلِ اعمال میں توسع بھی ہے۔ چنانچہ جہاں تک کسی نیک عمل کرنے کا تعلق ہے یہ تمام احادیث کفایت کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کو بدعات اور اعمال سیئہ سے بچائے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

شعبان کے متعلق احادیث

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے :-

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللّٰھم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان (ابن عساکر)

ترجمہ :- رجب کا چاند دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ یا اللہ! رجب اور شعبان میں ہم کو برکت عطا فرما اور ہم کو خیریت کے ساتھ رمضان تک پہنچا دے۔

شعبان میرا مہینہ ہے

۲۔ شعبان شہری و رمضان شہر اللہ۔ (دیلمی)

ترجمہ :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔

شعبان کی فضیلت

۳۔ شعبان بین رجب و شہر رمضان یغفل الناس عنہ یرفع فیہ اعمال العباد فاحبّ ان لا یرفع عملی الّا و انا صائم۔ (بیہقی)

ترجمہ :- شعبان کا مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان ایک مہینہ ہے جس کی فضیلت سے لوگ بے خبر ہیں۔ اسی مہینہ میں بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ میرے اعمال ایسی حالت میں پیش کئے جائیں۔ کہ میرا شمار روزہ داروں میں ہو۔

روزوں کی کثرت

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کسی مہینے سوائے شعبان کے مہینے میں آپؐ کو بکثرت روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ شعبان کو تو یہ سمجھنا چاہئے کہ پورے مہینے ہی کے روزے رکھا کرتے تھے۔

۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوائے شعبان کے کسی دوسرے مہینے میں بکثرت روزے نہیں رکھتے تھے۔ شعبان کے متعلق تو یہ کہنا چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھا کرتے تھے اور لوگوں سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ عمل اپنی استطاعت اور طاقت کے موافق کیا کرو۔ اللہ تعالےٰ ثواب دینے سے عاجز نہیں ہے بلکہ تم عمل کی کثرت سے تھک جاؤ گے۔

۶۔ ترمذی شریف میں حدیث ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں :-

ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرین متتابعین الا شعبان و رمضان۔

ترجمہ :- شعبان اور رمضان کے دو مہینوں کے سوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پے درپے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ ماہ شعبان المعظم اور خاصکر اس مہینے کی پندرھویں رات مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور ارشادات مقدسہ سے اس مہینے کی عظمت وفضیلت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ گناہ بخشوانے اور اللہ کو راضی کرنے کا یہ بہترین موقعہ ہے۔



لائل پور میں یک روزہ تربیتی اجلاس

تحریر — نصیر الدین

مورخہ ۱۷ اگست کو ڈسٹرکٹ کونسل ہال لائلپور میں جمعیتہ طلباء اسلام لائلپور کے زیر اہتمام ایک روزہ ضلعی تربیتی کنونشن منعقد ہوا۔ اجلاس کی پہلی نشست کی صدارت مولانا مجاہد الحسینی ایڈیٹر "خدام الدین" نے کی۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم نے کہا ہے کہ اگر پاکستان میں مستقبل کا بننے والا آئین قرآن وسنت کے مطابق نہ بنایا گیا تو نوجوان طلباء اس آئین کو مسترد کر دیں گے۔ اور پاکستان میں صحیح اسلامی آئین کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملک دشمن عناصر ملک میں صوبائی اور علاقائی منافرت پیدا کر کے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا چاہتے ہیں۔ اور بیرونی طاقتیں مسلسل ہمارے معاملات میں مداخلت کر کے ہمیں تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں لیکن ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا جائے گا۔ ان حالات میں ملکی سالمیت اور پاکستان کے لئے نوجوانوں کو اپنی جدوجہد تیز کر دینا چاہیئے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ دینیات کے نصاب سے خلافت راشدہ کے باب کو ہرگز خارج نہ کیا جائے۔

مولانا سعید احمد رائے پوری

ممتاز روحانی و مذہبی رہنما مولانا سعید احمد رائے پوری نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حصول پاکستان کے لئے علماءؒ اور طلباء نے عظیم الشان قربانیاں دی تھیں۔ اور برصغیر کو انگریز کی غلامی سے نجات دلانے میں جتنا علمائے حق ادا کیا ہے۔ یہ انہی کی فرض شناسی تھی۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کے وقت اس بناء پر اسلام کا نعرہ بلند کیا گیا کہ اس کے بغیر قوم پیچھے نہیں لگ سکتی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ملک کو اسلام کے نام پر حاصل کیا لیکن ہمیں ایک دن بھی یہاں اسلامی نظام حیات نافذ کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ مفاد پرست عناصر نے نئی نسل کو مذہب سے بیگانہ رکھنے کے لئے استعمال کیا۔ انہوں نے انتباہ کیا کہ اگر اب بھی اسلام کو عملی زندگی میں اختیار نہ کیا گیا تو یہ حصہ بھی ہاتھ سے چلے جانے کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام ہی مختلف صوبوں میں اتحاد قائم رکھنے کا واحد ذریعہ ہے۔ آپ نے صوبہ سرحد اور بلوچستان میں شراب پر پابندی عائد کرنے اور عملاً اسلامی اصلاحات نافذ کرنے پر جمعیتہ علماء اسلام کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ جمعیت کے اس اقدام سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ علماء کاروبار سیاست کو بخوبی چلا سکتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سندھ اور پنجاب میں بھی شراب پر مکمل پابندی عاید کی جائے۔ اور اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔

مولانا مجاہد الحسینی کی صدارتی تقریر

ہفت روزہ خدام الدین کے ایڈیٹر جناب مولانا مجاہد الحسینی نے اپنی صدارتی تقریر میں نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ کسی سیاسی جماعت کے آلۂ کار نہ بنیں۔ اور ملکی سالمیت اور اتحاد کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں۔ اور ہمارا فرض یہ ہے کہ پاکستان کو بچانے کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ آپ نے کہا کہ ملک پہلے ہی بہت سے جھگڑوں کے سبب بحران کا شکار ہے اب شیعہ، سنی نصاب تعلیم کا مسئلہ پیدا کر کے امت کے اتحاد کو پارہ پارہ نہ کیا جائے۔

جمعیتہ طلباء اسلام کی پہلی نشست سے جناب مولانا اشفاق احمد صاحب نائب صدر جمعیتہ طلباء اسلام پنجاب اور اعجاز احمد صاحب جنرل سیکرٹری جمعیتہ طلباء اسلام ٹانڈلیانوالہ نے بھی خطاب کیا۔

اجلاس کی دوسری نشست زیر صدارت مجید طارق سٹوڈنٹ ٹیچرز ٹریننگ کالج منعقد ہوئی جس سے جمعیتہ طلباء اسلام کے چیف آرگنائزر جناب محمد اسلوب قریشی صاحب نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ نوجوانوں کی اصلاح اور معاشرہ میں با اخلاق افراد پیدا کرنے کے لئے فوری طور پر اسلامی نظام تعلیم رائج کیا جائے۔ انہوں نے اسلامی نظام تعلیم کے حق میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح چین اور روس جیسے سوشلسٹ ممالک میں مغربی طرز پر تعلیم دینے کے بعد یہ توقع کرنا کہ یہ نظام سوشلسٹ نوجوان پیدا کرے گا۔ انتہائی احمقانہ بات ہے۔ اسی طرح اگر ہم پاکستان میں لارڈ میکالے کے تجویز کردہ نظام تعلیم کو جاری رکھنے کے باوجود توقع کریں کہ یہ نظام ہمیں جذبۂ اسلامی و ملی سے سرشار نوجوان دیگا انتہائی درجہ کی بے وقوفی ہے۔

مزید براں انہوں نے کہا کہ چند لوگ یہ افواہیں پھیلا رہے ہیں کہ مرزائی ہماری حکومت پر قابض ہونے والے ہیں۔ یہ سراسر غلط ہے۔ انہوں نے ایسے عناصر کی مذمت کی جو کہ اس قسم کی افواہوں کے پس پردہ اپنے سیاسی مقاصد حاصل کر رہے ہیں انہوں نے ایسے عناصر کو خبردار کیا کہ وہ قوم کو بزدل نہ بنائیں۔

جناب اسلوب قریشی صاحب نے جمعیتہ طلباء اسلام کے تمام اراکین کی طرف سے واضح طور پر اعلان کیا کہ اگر ہمارے ملک میں کوئی مرزائی صدارت یا وزارت اعلیٰ جیسے مسند پر قابض ہوا تو جمعیتہ طلباء اسلام سب سے پہلے اپنے صدر یا وزیر اعلیٰ کے خلاف بغاوت کرے گی۔

انہوں نے طلباء کو خبردار کیا کہ وہ تعلیمی اداروں میں اسلام کے نام پر غنڈہ گردی انتشار اور ہلڑ بازی کرنے والوں سے ہوشیار رہیں انہوں نے طلباء میں کام کرنے والی ایک اسلام پسند تنظیم کے متعلق کہا کہ اس وقت پاکستان بھر میں تقریباً ۹۰ تعلیمی ادارے اس تنظیم کے اشاروں کے تحت چل رہے ہیں لیکن اسلام کا دعویٰ کرنے والے ابھی تک کسی ایک تعلیمی ادارے میں بھی اسلامی نظام کی جھلک تک نہیں دکھا سکے۔

اجلاس کے آخر میں جمعیتہ طلباء اسلام کے نائب صدر سٹوڈنٹس یونین زرعی یونیورسٹی لائل پور کے جنرل سیکرٹری مشتاق احمد نے گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا کہ تعلیمی اداروں کو سابقہ پروگرام کے تحت کھولا جائے اگر حکومت نے طلباء کی خواہش کے برعکس اولڈ بند کرنے کی کوشش کی تو طلباء یونیورسٹی پر قبضہ کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔

قراردادیں

اجلاس کی دوسری نشست کے افتتاح پر صدر مجلس جناب مجید طارق نے مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں جو متفقہ طور پر منظور کر لی گئیں۔

(۱) جمعیتہ طلباء اسلام کا یہ عظیم الشان کنونشن حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر تعلیمی اداروں کو ۱۴ اکتوبر کو کھولنے کے فیصلہ کو واپس لے کیونکہ اس فیصلے سے فائنل ایم، ایم، ایس، سی اور بیرونی ممالک سے آئے ہوئے طلباء کے لئے زبردست مشکلات پیدا ہوگئی ہیں اس کے علاوہ ایک سال کا قیام غریب والدین پر بہت بڑا بوجھ ہے جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) جمعیتہ طلبہ اسلام کا یہ عظیم الشان کنونشن سرحد حکومت اور خصوصاً وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد جناب مفتی محمود صاحب کو خراج تحسین و عقیدت پیش کرتا ہے کہ انہوں نے اسلامی انقلابی اصلاحات نافذ کر کے اپنے فرائض بجا طور پر انجام دیئے ہیں یہ اجلاس حکومت پنجاب، سندھ، بلوچستان سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر یہ اصلاحات نافذ کریں تاکہ صحیح اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی راہ ہموار ہو سکے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ اور دوسرے تمام علماء پر عاید شدہ پابندیاں ختم کی جائیں۔

حافظ حبیب اللہ نکودری کا انتقال

حلقہ قارئین میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ استاذ الحفاظ الحاج حافظ حبیب اللہ نکودری مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۷۲ء ۱۵ رجب ۱۳۹۲ھ ۷۵ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حافظ حبیب اللہ نکودری حافظ محمد الیاس ایجنٹ ترجمان اسلام خدام الدین لائل پور کے والد ماجد تھے۔

مرحوم حافظ صاحب کے بے شمار شاگرد ہیں جو قرآن مجید کی حفظ و ناظرہ تعلیم سے فیضیاب ہوئے۔ حافظ صاحب نے سات سال لدھیانہ میں ۲۰ سال نکودر ضلع جالندھر میں اور ۲۵ سال پاکستان میں مختلف مقامات پر تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۲۶ اگست کو مسجد میں تبلیغی جماعت کے ایک مبلغ سے حالات قبر کے موضوع پر وعظ سن رہے تھے کہ مسجد کے اندر مصلے پر ہی تلاوت کرتے ہوئے اللہ کو پیارے ہوگئے دعا ہے کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر و استقامت۔

ادارہ

قارئین خدام الدین خط و کتابت کرتے وقت اپنا مکمل پتہ خوشخط لکھیں اور خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (ادارہ)

ایک تحقیقی مضمون

جناب منیر احمد قادری ملتان

ایمان بالغیب کے متعلق قرآنی احکام

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ النبی الکریم وسلام علیٰ عباد اللہ الصالحین۔ اما بعد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

برادران مکرم! قرآن مجید کے پارہ اول سورہ بقرہ کی پہلی تین آیات مبارکہ ہیں الف۔ ل۔ م۔ یہ حروف مقطعات کہلاتے ہیں۔ ان کے اصل معنی خدائے ذوالجلال جانتے ہیں۔ بعض علماء کرام و مفسرین کا خیال ہے کہ الف سے مراد اللہ تبارک و تعالےٰ ہیں۔ ل سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام اور م سے مراد امام الانبیاء سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور یہ حروف بقول محدث دہلوی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان مطالب کے لیے بطور اجمال بیان فرمائے گئے ہیں جن کی تفصیل آئندہ سورۃ میں کی گئی ہے (واللہ اعلم بالصواب)

ذالک الکتٰب لا ریب فیہ۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جس کی صداقت میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں۔ کیونکہ یہ کتاب نہ کسی بنی نوع انسان یا کسی شخص کی خود نوشت داستان ہے، نہ کسی منطقی کی منطق، نہ کسی فلسفی کا فلسفہ، نہ کسی سیاح کا سفرنامہ، نہ کسی حکیم یا ڈاکٹر کی معلومات، نہ کسی مؤرخ کی تاریخ، نہ کسی سائنسدان کی تھیوری اور نہ کسی ادیب کی انشاپردازی۔ کلام ہے مالکِ کائنات کا، لانے والے ہیں ایک مقرب اور بڑی قوت اور طاقت والے فرستادہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام۔ وحی کی گئی ہے، علم و حیا کے مجسم و مظہر، صداقت و امانت کے پیکر رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی طرف۔ لہٰذا اس کتاب کے بھیجنے والے خداوند تعالےٰ کی ذات اور اس کے لانے والے پر شک، نہ اس مقدس و مکرم پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پہ شک۔ نہ کلام کے کسی پارہ نہ کسی سورۃ میں شک، نہ کسی آیت مبارکہ، نہ کسی لفظ اور نہ کسی حرف پہ شک۔ غرضیکہ یہ ساری کی ساری کتاب تمام شکوک و شبہات سے مبرا و منزہ ہے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ ویسے تو اس کتاب کے احکام، اصول و ضوابط اللہ تبارک و تعالےٰ کی تمام مخلوقات پر حاوی ہیں لیکن یہ سراسر ہدایت ہے واسطے متقی اور پرہیزگاروں کے لیے۔ اور یہ سرکش، ظالم، جابر، مشرک، فاسق اور آیاتِ قرآنی کے منکر کی رہنمائی نہیں کرتی۔ اصولی طور پر ملائکہ، انسان، حیوان، جن، چرند، پرند، حجر، شجر، نباتات، جمادات وغیرہ میں سے کوئی بھی اس کامل اور آخری کتاب سے مستثنےٰ نہیں، چاہے وہ اس کے احکامات مانے یا نہ مانے۔ مثلاً اللہ تبارک و تعالےٰ کی طرف سے ایک اٹل فیصلہ ہے۔ کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ یعنی ہر جاندار متنفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے چنانچہ فرعون، ہامان، شداد، نمرود اور قارون جیسے متکبر اور سرکش۔ لینن اور سٹالن جیسے منکرِ خدا اور مادہ و سائنس کے پرستار موت کی زد سے بچ نہ سکے۔ بعینہ بغیر روح والی چیزوں حجر، شجر، نباتات، جمادات وغیرہ کے متعلق بھی یہی ارشاد فرمایا کہ ان سب نے آخر کار ختم اور فنا ہو جانا ہے۔ (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔ یعنی ہر چیز فنا ہونے والی ہے بجز اللہ تبارک و تعالےٰ کے) اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ متقی اور پرہیزگار کون ہیں۔ متقی اور پرہیزگار وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ کے احکامات کی پوری طرح پیروی کرتے ہوئے اسی سے ڈرتے ہیں، اللہ تبارک و تعالےٰ ایسے لوگوں کو اپنے انعام و اکرام سے نوازتے ہیں۔ اور یہ لوگ نبی، صدیق، شہید، اولیاء اللہ اور صالح ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے ثابت ہوتا ہے:۔

۱۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (سورہ النساء پ۵ آیت ۶۹)

ترجمہ: اور جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا، جن پر خدا نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں صدیقوں، شہیدوں اور تمام نیک لوگوں کے ساتھ۔ اور یہ بڑے ہی اچھے رفیق ہیں۔

۲۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔ (سورۃ یونس پ۱۱ آیت ۶۲-۶۳)

ترجمہ: یقین رکھو کہ اولیاء اللہ کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان والے اور متقی ہوں۔

ہدایت یافتہ لوگ

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔ ہدایت یافتہ اور متقی لوگ وہ ہوتے ہیں جو غائب کے ساتھ ایمان لاتے ہیں۔ یعنی جو رب تعالےٰ کی پوشیدہ باتوں، واقعات اور معاملات پر بن دیکھے ایمان لانے والے ہوں۔ نیز وہ ہستیاں اور چیزیں جنہیں انہوں نے نہیں دیکھا ان پر بھی یقین رکھتے ہوں۔ غور و فکر کا مقام ہے کہ یہاں یؤمنون باللہ، یا بالکتاب، یا بالرسول، یا بالملائکۃ یا بالآخرۃ ارشاد نہیں فرمایا۔ حالانکہ اللہ کے ساتھ، اس کے رسولوں کے ساتھ، اس کی کتابوں اور صحیفوں کے ساتھ، ملائکہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان لانا بھی ضروری ہے لیکن دوسرے مقام پر ان سب پہ ایمان لانے کا حکم صادر فرمایا۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ (سورۃ النساء پ۵ رکوع ۱۷)

ترجمہ: اے ایمان لانے والے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب پر جو اس نے اپنے رسولؐ پہ نازل کی اور نیز اس کتاب پر جو اس نے اس سے پہلے نازل کی تھی۔ ایمان لاؤ اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور یوم آخرت کا انکار کرے۔ پس وہ (راہ راست) سے بہت دور جا پڑا یعنی صریحاً گمراہ ہوا۔

چنانچہ مخبر صادق، محبوب خدا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری امت کو خدا پہ، اس کے رسولوں پر، اس کی کتابوں پر، ملائکہ پہ اور یوم آخرت پہ ایمان لانے کا طریقہ بتلایا اور ارشاد فرمایا کہ اپنے ایمان لانے کا اظہار ان الفاظ میں کیا جائے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝

ترجمہ: میں ایمان لاتا ہوں اللہ پر اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر اور اس کی مقدر کی ہوئی اچھی اور بری تقدیر پر اور موت کے بعد

زندہ ہونے پر۔

سورہ بقرہ کی اس آیت میں لفظ بالغیب کی حکمت اللہ تعالےٰ خود ہی جانتے ہیں کیونکہ اس کی ذات بابرکات عالم الغیب والشہادہ ہے اور انہیں معلوم تھا کہ اوائل زمانہ میں کبھی لوگوں نے خدا کا انکار کیا، کبھی رسول کا، کبھی ملائکہ کا کبھی آسمانی کتابوں کا اور کبھی آخرت کا انکار کیا۔ اور زمانہ کے آخری دور میں ایسے لوگ بھی پیدا ہونگے جو غیب کا انکار کرنے لگیں گے اور ہدایت یافتہ لوگوں کو گمراہی کی طرف لانے کی کوشش کریں گے۔ اس لیے رب تعالےٰ نے اپنے متقی پرہیزگاروں کی تسکین اور تسلی کے لیے یومنون بالغیب ارشاد فرمایا۔ اور قیامت تک ایسے واقعات اور حقیقتوں کو صیغۂ راز میں رکھا جن تک ہماری رسائی نہیں ہو سکتی۔ عقلمند اور نیک سیرت انسان غیب کی باتوں پر پورا یقین رکھتا ہے اور ذرہ برابر بھی شک نہیں لاتا اور قرآن کے اس دعوےٰ پر قائم ہے کہ یہ ایسی کلام ہے جس میں شک کی گنجائش ہی نہیں۔ برعکس اس کے کتنے ہی بے سمجھ اور کم علم وہ لوگ ہیں جن کا یہ خیال ہے کہ اب غیب کی کوئی بات نہیں رہی ان کے دلوں میں شیطان نے وسوسہ اور شک ڈال رکھا ہے حالانکہ غیب پر ایمان و یقین لانا نہایت ہی لازمی ہے۔

سرکار دوعالم آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَن یُرِدِ اللہُ بِہٖ خَیرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّین

یعنی جس کے ساتھ اللہ تعالےٰ بہتری اور بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔ دینِ متین کی سمجھ اللہ تعالےٰ کے انعامات میں سے بہترین انعام ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا میں وہ شخص خوش قسمت ہے جس کے ہاں زیادہ مال۔ اولاد، جائداد، کارخانے، ملز، کیش، کوٹھیاں، شاکس اور شیئرز اور جاگیریں ہوں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مال و متاع اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے ہے۔ لیکن اس نے کسی نہ کسی دن ختم ہو جانا ہے اور باقی رہنے والا ذخیرہ تو صرف اعمال صالحہ ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گے جیسا کہ رب تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ المالُ والبنونَ زینۃُ الحیٰوۃِ الدنیا، والبٰقیٰتُ الصٰلحٰتُ خیرٌ عند ربِّکَ ثوابًا وَّخیرٌ اَمَلًا۔

یعنی مال و متاع اور اولاد تو محض دنیاوی زندگی کی زیب و زینت ہیں اور باقی رہنے والے تو اعمال صالح ہیں جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک ثواب اور آرزو کی رُو سے بہت بہتر ہیں۔ الخ۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دنیاوی مال و متاع کے ساتھ ساتھ دین، قرآن و حدیث شریف سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

جب ہم قرآن و حدیث شریف سمجھنے کی کوشش کریں گے اور اللہ تعالےٰ سمجھنے کی توفیق دیں گے تو پھر ہم حق و باطل کی تمیز کر سکیں گے اور ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ گمراہی کی طرف کون جا رہا ہے۔ اور راہ راست پر کون ہے۔ یومنون بالغیب کے صحیح معنیٰ بھی تب آئیں گے اور غلط بیانی کرنے والوں کا پتہ بھی تب چلے گا۔ عقلِ سلیم اس بات کو کبھی تسلیم نہیں کرتی کہ اللہ تعالےٰ نے غیب میں کوئی چیز باقی نہیں رکھی اور اپنی آخری کلام میں یومنون بالغیب کے الفاظ ارشاد فرمائے ہاں البتہ یہ بات ماننے کی ہے کہ جو لوگ سورۂ بقرہ میں یومنون بالغیب کی تلاوت تو کرتے ہیں مگر عقیدہ یہ رکھتے ہیں کہ اب غیب کی کوئی بات باقی نہیں رہی۔ انہیں قرآن پر شک ہے اور وہ اس کلام پر ایمان نہیں رکھتے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے متعدد مقامات پر حقائق اور واقعات بیان فرماتے ہوئے غیب اور علم غیب کی وضاحت کی ہے مندرجہ ذیل حقائق اور واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملائکہ کرام اور پیغمبران علیہ الصلوٰۃ والسلام غیب پر پختہ ایمان و یقین رکھتے تھے اور ہر نبی نے اپنی امت کو یہی عقیدہ رکھنے کی تعلیم دی۔

فرشتوں کا ایمان بالغیب

سورہ بقرہ پارہ اول میں اللہ تعالےٰ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہٗ نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب (خلیفہ) مقرر کرنے والا ہوں تو فرشتوں نے عرض کیا کہ اے اللہ! کیا تُو ایسے نائب مقرر کرے گا جو زمین میں فساد پھیلائے اور خون بہائے۔ حالانکہ ہم ہر وقت تیری حمد و ثنا میں مشغول رہتے ہیں تو رب تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے — پھر اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو سب چیزوں کے نام سکھلائے۔ پھر فرشتوں کے روبرو وہ چیزیں پیش کیں اور کہا کہ ان کے نام بتاؤ اگر تم اپنے دعوےٰ میں سچے ہو۔ اس پر فرشتوں نے کہا۔ اے اللہ! تُو پاک ہے ہم تو اسی قدر جانتے ہیں جس قدر تُو نے ہمیں بتایا۔ بے شک تو ہی حکمت والا ہے۔

اس واقعہ سے حاصل یہ نکلا کہ ملائکہ غیب کی حکمتوں پر ایمان لے آئے۔

سوال و جواب

بعض مسائل کی وضاحت کے لیے حضرات قارئین کرام ادارۂ خدام الدین کے نام خطوط ارسال کرتے رہتے ہیں فوراً فوراً جواب مشکل ہوتا ہے ان میں سے جوابی خطوط کا جواب دے دیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض معلومات افزا ہوتے ہیں اس لیے ادارہ خدام الدین نے ان کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے تاکہ حضرت قارئین ان مسائل سے واقف ہو سکیں۔

نیز وہ حضرات جو مختلف مدارس عربیہ یا مفتی صاحبان سے مسائل دریافت کریں وہ بھی اپنے سوالات اور جوابات کی اصل کاپی ادارہ خدام الدین کے نام ارسال فرما دیں۔ اشاعت کے بعد اصل واپس کر دیا جائے گا۔ اس طرح یہ طریقہ کار لوگوں کی اصلاح عقاید و نظریات کے سلسلہ میں کافی مؤثر ثابت ہوگا۔ (ادارہ)

بادشاہان

۱۶۔۰۷۔۱۹۷۲

محترم مولانا صاحب!

السلام علیکم، معروض ہوں کہ مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق حدیث کی نص سے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

واقع اور مسئلہ یہ ہے۔ کہ ہمارے علاقہ میں عام رسم ہے کہ جنازہ کی نماز کے بعد بیٹھ کر (اسی جگہ) الحمد شریف، سورہ اخلاص پڑھ کر دعا مانگتے ہیں۔

تو تین دن ہوئے میں نے ایک جنازہ پڑھایا۔ اور دعا پھر مانگنے کے لیے میں نے کہا یہ بدعت ہے کوئی دعا نماز جنازہ کے بعد نہیں۔ اس پر حاضرین نے بڑا واویلا مچایا۔ اس لیے میں آپ کی خدمت میں تحریر کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل کے حدیث کی نص سے کیا حکم ہے؟

۱۔ نماز جنازہ کے بعد قرآن پھرا کر حیلا کرنا۔
۲۔ جنازہ پڑھنے کی جگہ ہی بیٹھ کر دعا مانگنی۔
۳۔ جنازہ کے ساتھ ساتھ زور زور سے شعر وغیرہ پڑھنا

پھر عرض کرتا ہوں کہ حدیث کے ثبوت سے جواب عطا فرمائیں۔ تاکہ بندہ واویلا کرنے والوں کا منہ بند کر سکے۔ فقط والسلام

ملتجی حاجی نور حسین

موضع و ڈاکخانہ بادشاہان تحصیل چکوال ضلع جہلم براستہ مندرا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مُجاہدُ الحسینیؔ

جدید مسائل

• متحد الجسم توام لڑکیوں کے نکاح کا مسئلہ • ایک فرضی مسئلہ کی خاطر قرآنی احکام میں تحریف کی جسارت

مودودی صاحب کے غیر اسلامی عقائد کا بیباکانہ تجزیہ

متحد الجسم توام لڑکیوں کے نکاح کا مسئلہ نومبر ۱۹۵۴ء میں بھی اٹھایا گیا تھا۔ اور امیر جماعتِ اسلامی مودودی صاحب نے اپنے روایتی انداز میں خود ہی ایک فرضی مسئلہ پیدا کرکے دو جڑواں بہنوں کو ایک ہی مرد کے نکاح میں دینے کا حکم صادر فرما دیا تھا!
جڑواں بہنوں کے وجود کی بابت اگرچہ ضروری باتیں پیش کر دی گئی ہیں۔ لیکن نفس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے پہلے مودودی صاحب کے عقائد و نظریات اور اس مسئلہ کی بابت جو کچھ انہوں نے تحریر کیا ہے، اس کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔
چنانچہ ماہنامہ ترجمان القرآن جلد ۴۳ عدد ۲ ماہ نومبر ۱۹۵۴ء میں رسائل و مسائل کے زیر عنوان "توام لڑکیوں کا نکاح" کے موضوع پر جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا اقتباس اگرچہ طویل ہے لیکن نفس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے اس کا من وعن نقل کرنا از بس ناگزیر ہے، ملاحظہ فرمائیے

"ذیل میں جس سوال کا جواب دیا جا رہا ہے، اسے سائل نے مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے پاس جیل میں بھیجا تھا۔ اس کا جواب مولانا نے تحریر کیا ہے، جو کہ سنسر ہو کر افسران جیل کی وساطت سے باہر پہنچا ہے۔ مولانا کی خواہش کے مطابق اسے ترجمان میں بھی دیا جا رہا ہے تاکہ دوسرے اہل علم بھی اس مسئلہ پر غور فرمائیں اور اس کی پوری تحقیق ہو سکے۔"

سوال: — مندرجہ ذیل سطور بغرض جواب ارسال ہیں۔ کسی ملاقاتی کے ذریعے بھیج کر ممنون فرمائیں۔
بہاول پور میں توام لڑکیاں متحد الجسم ہیں۔ یعنی جس وقت وہ پیدا ہوئیں تو ان کے کندھے پہلو، کولہے کی ہڈی تک آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ اور کسی طرح سے ان کو جدا نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اپنی پیدائش سے اب جوان ہونے تک وہ ایک ساتھ چلتی پھرتی ہیں۔ ان کو بھوک ایک ہی وقت لگتی ہے، پیشاب پاخانہ کی حاجت ایک ہی وقت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو کوئی عارضہ لاحق ہو تو دوسری بھی اسی مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔
سوال یہ ہے کہ ان کا نکاح ایک مرد سے ہو سکتا ہے یا نہیں — نیز اگر دونوں بیک وقت ایک مرد کے نکاح میں آ سکتی ہیں تو اس کے لئے شرعی دلیل کیا ہے؟
مقامی علماء نہ ایک مرد سے نکاح کی اجازت دیتے ہیں اور نہ دو سے۔ ایک مرد سے ان دونوں کا نکاح قرآن کی اس آیت کی رُو سے درست نہیں۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ دو حقیقی بہنیں بیک وقت ایک مرد کے نکاح میں نہیں آ سکتیں۔
وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ○ اس حکم کو بنیاد بنا کر اگر دو مردوں کے نکاح میں ان متحد الجسم عورتوں کو دے دیا گیا تو مندرجہ ذیل دشواریاں ایسی ہیں جن کو دیکھ کر علماء نے سکوت اختیار کر لیا ہے۔

۱۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ ایک مرد اپنی منکوحہ بیوی تک ہی اپنے صنفی تعلقات کو محدود کر سکے گا۔ اور دُوسری متحد الجسم عورت سے جو اس کے نکاح میں نہیں ہے تعرض نہ کرے گا۔
۲۔ یہ دوسری عورت جو اپنی بہن سے متحد الجسم ہونے کے ساتھ متحد المزاج بھی ہے زوجی تعلق کے وقت متاثر نہ ہوگی۔
۳۔ دو مردوں سے ایسا نکاح جس میں دونوں عورتیں (صنفی تعلقات کے وقت) متاثر ہوتی ہوں۔ ان کی حیا مجروح ہوتی ہو، ان میں رقیبانہ جذبات پیدا ہوتے ہوں، کیا نکاح کی اس رُوح کے منافی نہیں، جس میں بتایا گیا ہے

وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً ——— (الروم)
وَجَعَلَ مِنْھَا زَوْجَھَا لِیَسْکُنَ اِلَیْھَا ——— (اعراف)

۴۔ نکاح کا ایک بڑا مقصد افزائش نسل اور والدین اور مولود میں شفقت بھی ہے۔ دو مردوں کا یہ نکاح اس تعلق پر کلہاڑا چلاتا ہے۔ اور بھی مقاصد ہیں۔ جن کے بیان کو یہاں نظر انداز کیا جاتا ہے۔
براہ کرم شریعت کی روشنی میں اس سوال کو حل کیجئے تاکہ یہ تذبذب دُور ہو، ان عورتوں کے والدین ان کا نکاح کر سکیں، اور اس فتنہ کا سدباب ہو، جو جوان ہونے کی وجہ سے انکو لاحق ہے

جواب - از مودودی صاحب
۱۔ ان دونوں لڑکیوں کے معاملے میں چار صورتیں ممکن ہیں
ایک یہ کہ ان دونوں کا نکاح دو الگ شخصوں سے ہو۔
دوسری یہ کہ ان میں سے کسی ایک کا نکاح ایک شخص سے کیا جائے اور دوسری محروم رکھی جائے۔
تیسری یہ کہ دونوں کا نکاح ایک ہی شخص سے کر دیا جائے۔
چوتھی یہ کہ دونوں ہمیشہ نکاح سے محروم رہیں۔
ان میں سے پہلی دو صورتیں تو ایسی صریح ناجائز غیر معقول اور ناقابل عمل ہیں کہ ان کے خلاف کسی استدلال کی حاجت نہیں۔
اب رہ جاتی ہیں آخری دو صورتیں۔ یہ دونوں قابل عمل ہیں۔ مگر ایک صُورت کے متعلق مقامی علماء کہتے ہیں کہ یہ چونکہ "جمع بین الاختین" کی صورت ہے، جسے قرآن میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے لامحالہ آخری صُورت پر ہی عمل کرنا ہوگا۔
بظاہر علماء کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ دونوں لڑکیاں توام بہنیں ہیں۔ اور قرآن کا یہ حکم صاف اور صریح ہے کہ دونوں بہنوں کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔
لیکن اس پر دو سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ ان لڑکیوں کو دائمی تجرد پر مجبور کیا جائے؛ اور یہ ہمیشہ کے لئے نکاح سے محروم رہیں؟ اور کیا قرآن کا یہ حکم واقعی اس مخصوص اور نادر صورت حال کے لئے ہے، جس میں یہ دونوں لڑکیاں پیدائشی طور پر مبتلا ہیں؟
میرا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس مخصوص حالت کے لئے نہیں ہے بلکہ اس عام حالت کے لئے ہے جس میں دونوں بہنوں کے الگ الگ مستقل وجود ہوتے ہیں۔ اور وہ ایک شخص کے جمع کرنے سے ہی بیک وقت ایک نکاح میں جمع ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں۔!
اللہ تعالیٰ کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ عام حالات کے لئے حکم بیان کرتا ہے۔ اور مخصوص، شاذ اور نادر الوقوع یا عیر الوقوع حالات کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس طرح کے حالات سے اگر سابقہ پیش آ جائے تو تفقہ کا تقاضا یہ ہے کہ عام حکم کو ان پر جوں کا توں چسپاں کرنے کے بجائے صورتِ حکم کو چھوڑ کر مقصدِ حکم کو مناسب طریقے سے پورا کیا جائے۔
اس کی نظیر یہ ہے کہ شارع نے روزے کے لئے یہ الفاظ صریح یہ حکم دیا ہے، کہ طلوعِ فجر کے ساتھ اس کو شروع کیا جائے۔ اور رات کا آغاز ہوتے ہی افطار کر لیا جائے
وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ

مِنَ الْفَجْرِ ۝ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۝

یہ حکم زمین کے ان علاقوں کے لئے ہے جن میں رات دن کا الٹ پھیر چوبیس گھنٹوں کے اندر پورا ہو جاتا ہے۔ اور حکم کو اس شکل میں بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ زمین کی آبادی کا بیشتر حصہ انہی علاقوں میں رہتا ہے۔

اب ایک شخص سخت غلطی کرے گا اگر اس حکم کو ان مخصوص حالات پر جوں کا توں چسپاں کر دیگا جو قطبِ شمالی کے قریب علاقوں میں پائے جاتے ہیں، جہاں رات اور دن کا طول کئی کئی مہینوں تک ممتد ہو جاتا ہے۔

ایسے علاقوں کے لئے یہ کہنا کہ وہاں بھی طلوعِ فجر کے ساتھ روزہ شروع کیا جائے اور رات آنے پر کھولا جائے یا یہ کہ وہاں سرے سے روزہ رکھا ہی نہ جائے، کسی طرح صحیح نہ ہوگا۔

فقہ کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے مقامات پر صورتِ حکم کو چھوڑ کر کسی دوسری مناسب صورت سے حکم کا منشا پورا کیا جائے۔

مثلاً یہ کہ روزوں کے لئے ایسے اوقات مقرر کر لئے جائیں جو زمین کی بیشتر آبادی کے اوقات صوم سے ملتے جلتے ہوں۔

یہی صورت میرے نزدیک ان دو لڑکیوں کے معاملہ میں بھی اختیار کرنی چاہیئے۔ جن کے جسم آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔ ان کے نکاح دو الگ شخصوں سے کرنے یا سرے سے نکاح ہی نہ کرنے کی تجویزیں غلط ہیں۔

ان کی بجائے ہونا یہ چاہیئے کہ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ کے ظاہر کو چھوڑ کر صرف اس کے منشاء کو پورا کیا جائے۔ حکم کا منشاء یہ ہے کہ دو بہنوں کو سوکناپے کی رقابت میں مبتلا کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ یہاں چونکہ ایسی صورتِ حال درپیش ہے کہ دونوں کا نکاح یا تو ایک ہی شخص سے ہو سکتا ہے یا پھر کسی سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ فیصلہ دونوں بہنوں پر چھوڑ دیا جائے کہ آیا وہ بیک وقت ایک شخص کے نکاح میں جانے پر راضی ہیں یا دائمی تجرد کو ترجیح دیتی ہیں۔ اگر وہ پہلی صورت کو خود قبول کر لیں تو ان کا نکاح کسی ایسے شخص سے کر دیا جائے جو انہیں پسند کرے۔ اگر وہ دوسری صورت ہی کو ترجیح دیں تو پھر اس ظلم کی ذمہ داری سے ہم بھی بری ہیں۔ اور خدا کا قانون بھی۔۔۔!

اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ بالفرض یہ دونوں ایک شخص کے نکاح میں دے دی جائیں اور بعد میں وہ ان میں سے کسی ایک کو طلاق دے دے تو کیا ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ اس صورت میں دونوں اس سے جدا ہو جائیں گی۔ ایک اس لئے کہ اسے طلاق دی گئی۔ اور دوسری اس لئے کہ وہ اس سے کوئی تمتع نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ خلوت اجنبیہ کے جرم کا ارتکاب نہ کرے۔ یہی نہیں بلکہ وہ اسے اپنے گھر میں بھی نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ مطلقہ لڑکی کو اپنے گھر رہنے پر مجبور کرنے کا اُسے حق نہیں ہے۔ اور غیر مطلقہ لڑکی اس کے گھر اس وقت تک رہ نہیں سکتی جب تک مطلقہ لڑکی بھی اس کے ساتھ نہ ہو۔ لہٰذا جب وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے گا تو دوسری کو خلع کے مطالبے کا جائز حق حاصل ہو جائے گا۔ اگر وہ خلع نہ دے تو عدالت کا فرض ہے کہ خلع پر مجبور کرے۔ یہ لڑکیاں اپنی پیدائش ہی کی وجہ سے ایسی ہیں کہ کوئی شخص نہ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی ایک کو طلاق دے سکتا ہے۔ ان کا نکاح بھی ایک ساتھ ہوگا۔ اور طلاق بھی!

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب۔ ماہنامہ ترجمان القرآن۔ نومبر ۱۹۵۴ء

مودودی صاحب کے نظریات کا تجزیہ

دنیا میں توام اور متحد الجسم (جڑواں) بہنوں کے وجود کی بابت اس امر کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ خلقت اور پیدائش کے اعتبار سے تو ان کا وجود تسلیم ہے کہ ایسے عجیب الخلقت بچے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن آج تک دنیا کے کسی بھی خطّے اور علاقے میں ایسے نوجوان اور اپنے پورے شباب کو پہنچے ہوئے بچوں کا وجود نہیں ہے جو بقولِ سائل مودودی "سڑکوں بازاروں اور گلیوں میں چلتے پھرتے ہوں۔

ایسے عجیب الخلقت بچے پیدائش کے مرحلے میں یا چند روز تک زندہ رہ کر مر جاتے ہیں اور اگر شاذ و نادر زندہ بچ جائیں تو ان کا وجود گوشت کے کریہہ المنظر اور عبرتناک لوتھڑے سے زیادہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

علیٰ وجہ البصیرت یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ ایسی بچیوں کا دنیا بھر میں کہیں وجود ثابت کرنے میں مودودی صاحب اور ان کی پوری جماعت اپنی تمام تر کوشش کے باوجود ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے!

جہاں تک بہاول پور (پاکستان) میں ہی ایسی جڑواں بہنوں کے وجود کا تعلق ہے۔ جو چلتی پھرتی ہیں۔ اور مقامی علماء کرام کے ہاں ان کے نکاح کا مسئلہ موضوعِ بحث بنا ہوا ہے یہ سارا واقعہ من گھڑت افسانہ ہے۔ بہاول پور کوئی دور نہیں۔ مودودی صاحب ذرا اس شہر یا گاؤں اور بستی کی نشاندہی فرمائیں۔ جس میں ایسی جڑواں بہنیں چلتی پھرتی موجود تھیں۔ اور وہ کون مقامی علماء کرام تھے جن کے سامنے یہ جڑواں بہنیں پیش کی گئیں۔ اور انہوں نے اس عجوبہ روزگار مسئلہ پر اپنے گہرے فکر و تدبر کا اظہار کیا تھا۔

مودودی صاحب کے سامنے جب یہ مسئلہ پیش ہوا تھا۔ کیا انہوں نے اپنی جماعت کے کارکنوں اور رہنماؤں کو مامور کیا تھا کہ پہلے وہ نفسِ واقعہ کی تحقیقات کریں۔ کہ فی الحقیقت ایسی جڑواں بہنیں موجود بھی ہیں۔ جن کی خاطر قرآن مجید کے واضح احکام کی خلاف ورزی کے سنگین جرم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ اور تفقّہ کے نام پر قرآنی احکام میں تحریف کی جسارت کی جا رہی ہے۔

اگر تحقیقات نہیں کی گئیں تو سائل کا نام اور اس کا مکمل پتہ کیوں نہ ظاہر کیا گیا۔ اسے صیغۂ راز میں رکھنے کا پس منظر کیا ہے؟ پھر سائل نے بہاول پور کا کوئی مقام واضح نہیں کیا کہ ایسی جڑواں بہنیں کس شہر، بستی یا علاقے میں موجود ہیں۔

چلئے "نئے مفکرِ اسلام" جناب مودودی صاحب خدا کے فضل و کرم سے بقید حیات ہیں وہ قائل دیکھ کر آج ہی نشاندہی فرمائیں کہ ایسی جڑواں لڑکیاں کس مقام پر موجود تھیں اور ان کے نکاح کے مسئلہ پر کن علماء کرام نے شرعی فیصلہ صادر کیا تھا۔

اور مودودی صاحب کی اجازت کے بعد بالآخر ان لڑکیوں کا کیا بنا؟ اور آج کل زندہ ہیں یا نہیں۔ اگر فوت ہو گئی ہیں تو تاریخ وفات وغیرہ کی معلومات فراہم کی جائیں تاکہ مسئلہ کے صدق و کذب کا فیصلہ ہو سکے۔

اگر آج ان امور کی نشاندہی نہ کی گئی تو سمجھا جائے گا کہ ایک فرضی اور من گھڑت مسئلے کی اساس پر اہل اسلام کے دل و دماغ کو خواہ مخواہ پریشان کرنے کا مقصد۔ انہیں شکوک و شبہات میں مبتلا کر کے قرآنی احکام میں تحریف اور تغیّر و تبدل کی گنجائش نکالنے کی شرمناک جسارت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

بقیہ: سوال و جواب

الجواب

۱۔ یہ حیلہ کرنا کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے۔

۲۔ نمازِ جنازہ خود دعا ہے۔ اس کے بعد کوئی دعا احادیث شریفہ سے ثابت نہیں۔ ملّا علی قاری شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں۔ ولا يدعو للميت بعد صلاة الجنازة لانه يشبه الزيادة في صلاة الجنازة۔ اور اسی طرح بحرالرائق میں تصریح کی ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا نہ کرے۔ پس یہ دعا نہ کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ و تابعین اور ائمہ اربعہ سے یہ دعا ثابت نہیں (کتاب الجنائز)

۳۔ عالمگیری میں ہے۔ ويكره لهم رفع الصوت بالذكر وقراءة القرآن۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بلند آواز سے ذکر اللہ اور تلاوتِ قرآن پاک بھی جنازے کے ساتھ مکروہ ہے۔ پس شعر خوانی تو بطریق اولیٰ مکروہ ہوگی۔ ساتھ جانے والے خاموش رہیں۔ فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	بندہ عبدالستار عفی اللہ عنہ
محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ	نائب مفتی خیر المدارس ملتان
۶/۶/۹۲ھ	۵/۶/۹۲ھ

مدرسہ تعلیم الاسلام چنیوٹ موم کا سالانہ جلسہ

مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب کی اطلاع کے مطابق مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور ہنجرہ چنیوٹ موم تحصیل و ضلع سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ر شعبان مطابق ۲۹، ۳۰ر ستمبر و یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کے مشہور علماء کرام شرکت فرمائیں گے

مراسلات

فحش لٹریچر اور عریاں تصاویر پر پابندی عاید کی جائے

نئی پود کے اخلاق کے تحفظ کے لیے غیر ملکی اور ملکی کتب و رسائل، برہنہ تصاویر، عریاں تصاویر پر مشتمل چابیوں کے رنگ وغیرہ کی درآمد اور خفیہ راستوں سے داخلہ، اشاعت اور فروخت کی روک تھام کے لیے سخت کارروائی کی جائے اور فحش انگریزی و بلیو فلمز کی نمائش بند کرائی جائے۔ کیونکہ کچھ عرصہ سے ملک بھر کے بک سٹالوں، آنہ لائبریریوں اور دوسری جگہوں پر فحش کتابوں اور رسائل میں عریاں تصاویر اور چابیوں کے رنگوں میں ننگی تصاویر کی فروخت زوروں پر ہے اور غیر ملکی و ملکی برہنہ تصاویر کے پرنٹ در پرنٹ نکال کر فوٹو دھڑا دھڑ فروخت کر رہے ہیں۔ پریس اور مصنف کے جعلی ناموں پر برہنہ تصاویر کی حامل گندی کتابیں اور رسائل کی چھپائی اور فروخت کا رجحان بہت بڑھ گیا ہے۔ جاسوسی ڈائجسٹوں اور جنسی رسائل میں مخرب اخلاق مواد شائع کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح غیر ملکی برہنہ عورتوں کی تصاویر پر مشتمل تاش اور چابیوں کے رنگ جن میں ننگی تصویریں ہوں فروخت ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بے راہروی کی طرف مائل ہو رہے ہیں اس برائی کی روک تھام کے سلسلہ میں کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔

انجمن گزشتہ دس سال سے فحش لٹریچر، بے حیائی اور فحاشی کو ختم کرانے کے لیے جد و جہد کر رہی ہے اس سلسلہ میں سابقہ حکومتوں اور موجودہ حکومت کے مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات سے ملاقات کر کے ایسے فحش لٹریچر اور عریاں تصاویر وغیرہ کے سیٹ ثبوت کے طور پر پیش کر چکی ہے۔

انگریزی برہنہ فلمیں سینماؤں میں کھلے عام دکھائی جا رہی ہیں اور بعض اخبارات میں انگریزی فلموں کا فحش اردو ترجمہ اور نیم عریاں قابل اعتراض پوز کے اشتہارات شائع ہو رہے ہیں۔ سینماٹو گراف ایکٹ اور دوسرے قوانین خاموش ہیں۔

مغربی ممالک نوجوانوں کا اخلاق تباہ کرنے کے لیے فحش لٹریچر، ننگی تصاویر، تاش، رنگ، انگریزی فلمیں کثیر تعداد میں پاکستان پہنچا رہے ہیں جس کو روکنا حکومت کا اولین فرض ہے۔ نوجوانوں کے اخلاق کے تحفظ کے لیے بھی اصلاحات نافذ کی جائیں اور نئی پود میں بے راہروی پھیلانے والے تمام عوامل اور محرکات کا سختی سے سدباب کیا جائے اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر فحش ڈرامے اور گندے فلمی گانوں کی نشریات بند کی جائیں۔

(مولوی فقیر محمد صدر انجمن نوجوانانِ اسلام ڈی ٹائپ کالونی لائلپور

علماء کرام سے باربروں کی گزارش

سالہا سال کی تلاش و جستجو اور کوشش و جد و جہد کے باوجود برصغیر ہند و پاکستان کے باربروں کو اپنے ہم پیشہ بال تراشنے و خط بنانے والے نیز ختنہ و جراحی کرنے والے بزرگوں کے متعلق حسب ذیل مذہبی اور تاریخی معلومات حاصل نہیں ہو سکی ہیں۔ اور ساری باربر برادری ان حقائق کو جاننے کے لیے انتہائی اشتیاق اور تمنا رکھتی ہے :-

۱ - کیا قرآن پاک میں کسی بھی جگہ یا جگاہوں پر بال و داڑھی کا تذکرہ آیا ہے اور کہیں بھی بال تراشنے و خط بنانے والے پیشہ وروں کا نام استعمال ہوا ہے؟ اس کا ترجمہ اور تفسیر کیا ہے؟

۲ - حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کس قسم کے بال اور کس انداز کی داڑھی پسند فرماتے تھے؟ آپؐ کے بال اور ناخن کہاں کہاں محفوظ ہیں؟

۳ - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تراشنے و خطِ مبارک بنانے کی خدمات، آپؐ کے بچپنے نیز پیغمبرِ خدا بننے سے قبل اور بعد کن کن موقعوں پر کن کن باربروں کو انجام دینے کا شرف نصیب ہوا؟ ان قابل احترام باربر صاحبان کے نام، شجرۂ نسب کیا ہیں۔ اور حضورؐ نے اپنے ان خدمت گزار باربروں کے بارے میں کن کن موقعوں پر کیا کیا ارشادات فرمائے ہیں؟ کیا وہ باربر آلات بھی کہیں محفوظ ہیں جن سے حضورؐ کی خدمات انجام دی گئی تھیں؟

۴ - سرورِ کونینؐ نے (۱) سر کے بالوں (۲) ڈاڑھی (۳) غسل (۴) ختنہ (۵) عقیقہ کے بارے میں کون کون سے ضروری احکام اور ہدایات دی ہیں؟ اس بارے میں مستند احادیث کون سی ہیں؟

۵ - اسلامی جنگوں اور معرکوں میں باربروں کے اہم اور نمایاں کردار کیا ہیں؟

۶ - خلفاءِ راشدین یعنی صدیقِ اکبرؓ، حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمانِ غنیؓ، حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ و جلیل القدر صحابہ کرامؓ بزرگانِ دینؒ اور صوفیانِ اسلامؒ کے بال تراشنے اور خط بنانے والے کون کون خوش نصیب باربر صاحبان تھے؟ ان کے نام، شجرۂ نسب، سوانح عمریاں اور ان کے متعلق دوسری معلومات کیا ہیں؟

۷ - کن کن صحابہ کرامؓ نے "ختنہ" کے امور انجام دیے اور اسلامی جنگوں میں کون کون سے جراح صاحبان زخمیوں کی مرہم پٹی اور علاج معالجہ کرتے رہے؟

۸ - سندھ پر حملے کے وقت محمد بن قاسمؒ کے ساتھ آنے والے باربر صاحبان کی تعداد کتنی تھی؟ ان کے نام کیا تھے اور ان میں سے کس کس باربر نے یہاں ہی رہائش اختیار کر لی تھی؟

دینی مسائل و اسلامی تاریخ پر عبور رکھنے والی قابل فخر ہستیوں سے ہم انتہائی مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ ان نکات پر مستند معلومات اور قیمتی خیالات سے ہمیں مستفید فرمائیں۔ چونکہ ان تمام امور کے متعلق حقائق، گہری تحقیق، تلاش اور محنت کے بعد ہی مل سکتے ہیں۔ نیز ان سب کے جوابات لکھنے میں بھی کافی وقت درکار ہو گا۔ اس لیے معزز علماء حضرات اپنی سہولت کے مدِ نظر ان سوالات پر باری باری اپنے صاف اور کاغذ کی ایک جانب لکھے ہوئے جوابات ماہنامہ "سنگھار" جے ون نمبر ۳۲۱، کورنگی ٹاؤن شپ کراچی ۳۱ کو ارسال فرمائیں۔ نیز جن کتابوں اور ذرائع سے یہ معلومات لی جائیں ان کا حوالہ ضرور لکھا جانا چاہیے۔

ان تاریخی معلومات کو علماء صاحبان کے نام اور پورے پتہ کے ساتھ پاکستانی باربر اور ہیئر ڈریسر فنکاروں کے سرکاری ترجمان ماہنامہ "سنگھار" میں شائع کیا جائے گا تاکہ اسلامی زندگی کا یہ انتہائی اہم اور دلچسپ پہلو بھی عوام کے سامنے لایا جا سکے نیز ملک کے لاکھوں باربر اور ہیئر ڈریسر صاحبان اور ان کی آنے والی نسلیں بھی بال تراشنے کے اپنے خاندانی فن کی عظمت اور اپنے ہم پیشہ بزرگوں کے شاندار کردار، سنہرے کارناموں، قابلِ فخر خدمات اور اعلیٰ روایات سے آگاہ ہو سکیں — یہ عظیم دینی خدمت بلند پایہ عالم حضرات ہی کی مدد و تعاون اور ہمت افزائی و سرپرستی سے انجام دی جا سکتی ہے۔

رئیس المزین اسلام سلمانی بی، اے
بانی و جنرل سیکرٹری پاکستان نیشنل ہیئر ڈریسر فیڈریشن
جے ون نمبر ۳۲۱ کورنگی ٹاؤن شپ کراچی ۳۱

فتاویٰ رشیدیہ میں ناشرین کی غلطی

محترم المقام واجب الاحترام جناب حضرت مولانا صاحب
زید معالیکم العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی!
عرض اینکہ ایک خط تحریر کر رہا ہوں اس کو اپنے مجلہ میں جگہ دے کر ممنون فرمائیں۔ میں علماء کرام کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور خصوصاً حضرت گنگوہیؒ کے متوسلین کو اس طرف رغبت دلانا چاہتا ہوں کہ فتاویٰ رشیدیہ جو حضرتؒ کی وفات اقدس کے بعد کسی نے ترتیب دیا ہے اس میں شروع سے لے کر اب تک ایک غلطی چلی آ رہی ہے۔ باوجودیکہ ناشرین نے کئی بار وعدہ بھی کیا ہے کہ اس کے آئندہ ایڈیشنوں

ہیں اس کی تصیح کر دیں گے مگر وعدہ کرکے یہ لوگ پھر بھی اس غلطی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ صرف ایک آدمی نے اس کی تصیح کی ہے۔

اس وقت میرے سامنے درج ذیل ناشرین کے فتاویٰ رشیدیہ موجود ہیں جو باوجود تنبیہ کے مسلسل اس غلطی کو شائع کر رہے ہیں۔ ایک ان میں سے وعدہ کر چکا تھا کہ میں ابھی سے غلطی نامہ شائع کرکے اس کے آخر میں شامل کرا دوں گا۔ اور دوسروں نے تنبیہ کے باوجود اور وعدوں کے باوجود اس کی غلطی کی تصیح نہیں کی۔

محمد سعید اینڈ سنز کراچی، ایچ ایم سعید کراچی، مطبع قاسمی دیوبند، کتب خانہ رحیمیہ دہلی، مطبع اعزازیہ اور ان کے علاوہ بھی ناشرین نے شائع کیے جو نظر سے نہیں گزرے۔ یا تو یہ ناشرین بھول گئے ہیں۔ یہ سب ناشرین مخلص ہیں۔ اس لیے بذریعہ رسالہ خدام الدین اس کی یاد دہانی کرائی جائے تو امید ہے کہ وہ اس کی تصیح کر دیں گے۔ اور آئندہ ایڈیشنوں میں اس کی معذرت کر دیں گے چونکہ حضرت رحؒ کے نام لیواؤں کو ان حضرات کے تساہل سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ یہ حضرات اس تساہل پہ معذرت نامہ شائع کرکے حضرتؒ اور حضرتؒ کے متوسلین جو گزر چکے ہیں کی سعید روحوں کو خوش کریں اور حضرتؒ کے معتقدوں کے غصہ کو فرو کریں۔

وہ غلطی یہ ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ مکفر صحابہؓ یعنی صحابہؓ کی تکفیر کرنے والا اہل السنت سے خارج ہو گا یا نہ؟ —

حضرتؒ نے جواباً فرمایا کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تکفیر کرنے والا اہل السنت والجماعت سے خارج ہے۔ لیکن کاتب کی غلطی سے وہاں خارج نہ ہوگا شائع ہو گیا۔ چونکہ فتاویٰ کی ترتیب و تدوین کا کام حضرتؒ کی وفات اقدس کے بعد شروع ہوا ورنہ وہ خود تصیح کراتے اور تنبیہ کرتے اور تردید کر دیتے۔ لیکن چونکہ حضرتؒ کی وفات کے بعد مرتب ہوا ہے اور کتابت کی غلطی کی وجہ سے اس کو حضرتؒ کا فتویٰ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن حضرت مولانا عبد العزیز صاحب نورپوری فاضل دار العلوم دیوبند کا بیان ہے کہ حضرتؒ کے خلیفہ ارشد حکیم محمد اسحٰق کھٹوریؒ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے تنبیہ کی اور تصیح کی طرف توجہ دلائی لیکن یہ ناشرین حکیم صاحبؒ کے ساتھ اور دیگر علماء کثیر نے بھی ناشرین کی توجہ دلائی ان کے ساتھ وعدہ کرنے کے باوجود اب تک تساہل برت رہے ہیں۔ حالانکہ یہ سب ناشرین خود جانتے بھی ہیں کہ کتابت کی غلطی ہے۔ اصل سوال فتاوےٰ میں تھا کہ مذکورہ شخص دائرہ اہل السنت سے خارج ہے یا نہیں؟ اس تساہل پر چند بریلوی حضرات نے فائدہ اٹھایا اور خاص کر چند جماعت اسلامی کے نادان دوستوں نے فائدہ اٹھایا! جن کا علم صفر کے برابر ہے۔ حالانکہ خود اس جماعت کے بڑے بڑے مولوی صاحبان جانتے ہیں کہ یہ عبارت کاتب کی وجہ سے غلطی سے تحریر ہوئی ہے۔ یہ نادان دوست اب بھی مولوی ولی اللہ صاحب مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب، مولانا محمد چراغ صاحب، مولانا سیاح الدین صاحب کاکاخیل سے اور مولانا عبد الرشید نعمانی سے دریافت کر لیں یہ حضرات بھی جانتے ہیں کہ کتابت کی غلطی ہے۔

اس سلسلہ میں ہمارے ایک دوست مولانا مفتی محمد حسن صاحب صدر مدرس جامعہ اشرفیہ سے ملے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کتابت کی غلطی ہے اور علماء کی ایک کثیر جماعت نے اس پر گرفت کی تھی۔ اور مولانا محمد منظور نعمانی نے سیف یمانی در مکائد فرقہ رضا خانی مطبوعہ جید پریس دہلی یہ تحریر کر دیا تھا کہ اس میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے نہ تحریر کیا گیا ہے اور اس میں تمام اکابرین دیوبند نے تقاریظ میں اس کتابت کی غلطی کو جماعتی طور پہ صحیح کر دیا تھا۔ حضرتؒ کا ارشاد تو یہاں تک تھا کہ صحابہ کرامؓ کی ادنیٰ توہین کرنے والا بھی فاسق ہے۔ ملاحظہ ہو ص ۹۶ یہ تو تکفیر کا مسئلہ ہے۔ اس پر تمام علماء کی متفقہ رائے ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی تکفیر کرنے والا دائرۂ اہل السنت سے خارج ہے اور وہ ملعون ہے اور اس کی امامت ناجائز ہے۔ اس پر ہمارے دوست نے کہا کہ پھر آپ حضرات علماء دین اس پر کارروائی کیوں نہیں کرتے۔ حضرتؒ نے جواباً فرمایا کہ اس غلطی کی وجہ سے مصنف پر ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ اس غفلت و کوتاہی کی ذمہ داری ناشرین پر ہے۔ یہ ایک صریح اور بدترین بددیانتی ہے۔ فرمایا ہمارے اکابر تعمیری کاموں میں مصروف رہے۔ انہوں نے ان بددیانتیوں اور الزامات کی کبھی پروا نہیں کی، نہ ہی وہ بیان بازیوں اور رقانونی چارہ جوئیوں کے عادی تھے انہوں نے ایسے معاملات کو خدا کے سپرد کیا اور ان ناروا اتہامات اور گالیوں پر ہمیشہ صبر کرتے رہے اور اس کی پروا کیے بغیر ہمیشہ تعمیری کارناموں میں مصروف رہے۔ اور انہوں نے فرمایا کہ مولانا محمد منظور نعمانی بقید حیات ہیں ان سے اس کے متعلق تمام معلومات فراہم ہو سکتی ہیں۔ تو یہ بزرگ بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر ان کی سنتوں کو پورا کرتے ہیں۔

ان ناشرین کو اب ذرا اپنے اس کارنامہ پر نظر ثانی کرنی چاہیے کہ انہوں نے کن ہستیوں کو "رنجا" کر اپنی آخرت برباد کی ہے اور ان کی رعایتوں سے ناجائز کیوں فائدہ اٹھایا ہے۔ اب انہیں چاہیے کہ وہ آئندہ ایڈیشنوں میں بذریعہ خط اس کی تصیح کا وعدہ کریں اور معذرت نامہ آخر میں شائع کریں۔ والسلام

رشید احمد نورپوری عفا اللہ عنہ
سابق ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور
حال ناظم اعلیٰ اسلامی لائبریری نورپور

علماءِ کرام رہنمائی فرمائیں

جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جناب کے مؤقر جریدہ کے ذریعہ تمام علماء کرام کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بدء الخلائق کے موضوع پر مجھ کو احادیث درکار ہیں۔

کلام مجید میں بے شمار آیات ایسی ملتی ہیں کہ جن کی روشنی میں سائنسی تحقیق عمل میں لائی جا سکتی ہے چنانچہ چند سال قبل میں ایک کتابچہ موسومہ "سائنسدانوں کو دعوتِ حق" مرتب کرکے سائنس دان حضرات کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔

اس کے بعد دوسری کتاب "قرآن اور سائنسی رموز" مرتب اور طبع کرا دی جو کہ جلد بندی کے مرحلہ سے گزر رہی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد شائقین کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔

تیسری کتاب تخلیق کائنات۔ بدء الخلائق۔ کے موضوع پر زیر ترتیب ہے۔ اس سے متعلق مقدور بھر قرآنی آیات تو یکجا کر لی گئی ہیں لیکن ان میں باہم تسلسل پیدا کرنے کے لیے مزید توضیحات کی ضرورت ہے۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے میں احادیث نبویؐ کو کام میں لانا چاہتا ہوں۔

اردو زبان میں احادیث کی جو کتابیں بازار میں عموماً ملتی ہیں ان میں بدء الخلائق کے موضوع پر احادیث موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا عریضہ ہٰذا کے ذریعہ جملہ علماء کرام کی خدمت میں استدعا ہے کہ اپنے وسیع علم کو کام میں لا کر زیادہ سے زیادہ جتنی احادیث وہ محولہ بالا موضوع پر فراہم کر سکیں مجھ کو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما دیں تاکہ میں کتاب کی تکمیل کر سکوں۔ علماء کرام کا یہ عمل خیر نہ صرف میرے لیے ممنونیت کا باعث ہوگا بلکہ سائنسدان حضرات کو بھی قرآن اور احادیث کے مطالعہ کا شغف پیدا کرنے کا باعث ہوگا۔ فقط

پتہ: اسد اللہ خان ہومیوپیتھ۔ اکبر روڈ۔ کراچی ۱

بقیہ: شراب کی درآمد میں کمی کی جائیگی

ہزار ۷۲ روپے کی شراب ملک میں درآمد کی گئی اور سب سے زیادہ ۷۰-۷۱ء کے دوران ۴۵ لاکھ ۷۶ ہزار ۲۰۷ روپیہ کی شراب درآمد کی گئی انہوں نے بتایا کہ تقریباً تیرہ لاکھ روپیہ سالانہ پاکستان کے وسائل سے اور باقی رقم غیر ملکی سفارت خانوں کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں سالانہ سات لاکھ گیلن شراب تیار کی جاتی ہے اور فروری ۱۹۷۲ء میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ شراب کے استعمال کی حوصلہ شکنی کرنے کے لیے ہر سال دس فیصد کم شراب درآمد کی جائے گی۔ (جنگ)

آپ کی صحت

مرض ——— (پیچش)
پھل ——— (میٹھا)
سبزی ——— (پالک)

زبدۃ الحکماء حکیم آفتاب احمد قرشی ایم اے

اس ماہ کی طبی ہدایات

اس ماہ کو بعض حضرات ستمگر سے بھی موسوم کرتے ہیں عام خیال تو یہی ہوتا ہے کہ اس ماہ کے رخصت ہوتے ہی گرمی بھی رخصت ہوگئی۔ ستمبر کے بعض دنوں میں اس شدت کی گرمی پڑتی ہے کہ الامان درجہ حرارت زیادہ تو نہیں ہوتا مگر حبس ہونے کی وجہ سے گرمی میں شدت ہوتی ہے۔ اور اس بنا پر اس ماہ کو ستم گر کہا جاتا ہے۔ ستمبر میں احتیاط نہ کرنے سے بعض حضرات کو لُو لگ جاتی ہے۔ بھادوں حبس کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں پسینہ خشک نہیں ہوتا۔ بھادوں ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔ ستمبر میں گرمی سے محفوظ رہنے کی تدابیر پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ باہر نکلیں تو سر اور شانوں کو دھوپ سے بچائیں۔ سر پر ٹوپی رکھیں۔ زیادہ بھیڑ اور ہجوم سے بچیں۔ ستمبر میں موسم گنگا جمنی ہوتا ہے۔ اس لئے پورے طور پر احتیاط کرنی چاہیئے۔ دن کو گرمی ہوتی ہے تو رات کو موسم خنک ہو جاتا ہے۔ جس دن بارش ہو اس رات باہر نہ سوئیں۔ شبنم کے اثرات سے انسان، نزلہ زکام اور بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔ باہر سوتے وقت چادر اپنے پاس رکھیں۔ تاکہ موسم خنک ہونے کی صورت میں اس کا استعمال کر سکیں۔ بچوں کی جانب زیادہ توجہ دیں۔ بچے تو بڑے نازک اور حساس ہوتے ہیں۔ موسم کا اثر فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ ستمبر میں مچھر کا زور ہوتا ہے۔ مچھروں کی یلغار سے بچنے کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کرنی چاہیئے۔ گھروں میں صفائی کریں۔ مسہری کا استعمال کریں۔ مکان کے قریب اگر گندے پانی کے گڑھے ہوں تو انہیں بند کر دیں۔ ستمبر میں ہلکا لباس تن زیب کریں، سفید رنگ کا لباس بہتر رہے گا۔ بنیان کا استعمال مفید ہے ہر روز نہائیں۔ اور بچوں کو بھی نہلائیں۔ ستمبر میں ہلکی ورزش کریں۔ روزانہ صبح سیر کریں۔ کھیل کا بھی شوق کر سکتے ہیں ؏

اس ماہ میں انسان مختلف عوارض کا شکار ہوتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کے امراض کی عام شکایت ہو جاتی ہے۔ ہیضہ، پیچش دست وغیرہ عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ طبیعت میں بعض اوقات متلی کا احساس ہوتا ہے۔ جگر کے عوارض میں یرقان وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ بچے خسرہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس ماہ میں غذا میں خصوصی احتیاط کریں۔ ہلکی غذائیں کھائیں۔ سالن میں گھی کم مقدار میں ڈالیں۔ گرم غذائیں کم مقدار میں کھائیں۔ انڈا، مچھلی کباب، گلے کا گوشت، چائے، وغیرہ استعمال نہ کریں نشاستہ دار غذائیں آلو، گوبھی، بینگن، ماش کی دال، چنے کی دال اور چاول وغیرہ کے استعمال میں بھی احتیاط کریں۔ کچے اور گلے سڑے پھل نہ کھائیں۔ اس موسم میں امرود کے کھانے سے پرہیز کریں۔ اس موسم میں میٹھا استعمال کریں اس کے چوسنے سے صفرا جسم میں کم پیدا ہوتا ہے۔ اور منہ کی کڑواہٹ کم ہوتی ہے۔ انار بھی مفید پھل ہے۔ دست، پیچش، اور قے کی شکایت ہو تو انار کھائیں۔ سیب، انگور اور آلو بخارا قدرت کا بہترین عطیہ ہے۔ اس سے کام و دہن کی لذت کا سامان کریں۔ بکری یا بھیڑ کے گوشت کا شوربا، اور مونگ کی دال وغیرہ اس ماہ کے لئے موزوں غذا ہے۔ اس ماہ میں شربت یا لسی استعمال نہ کریں۔ اس کی بجائے لیموں کی سکنجبین پئیں۔ انار دانہ اور پودینہ کی چٹنی بھی مفید ہے۔ مٹھائی اور تلی ہوئی اشیاء

> جناب حکیم آفتاب احمد قرشی صاحب ملک کے نامور انشاء پرداز، قومی رہنما، اور مؤقر عالم اسلامی پاکستان کے قائدین میں سے ہیں!
>
> طبی دنیا میں آپ کو جو عظمت و فوقیت حاصل ہے محتاج ذکر نہیں، آپ مسیح الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی مدظلہ صدر پاکستان طبی بورڈ کے ہونہار فرزند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فکر سلیم عطا فرمایا ہے۔
>
> حکیم آفتاب احمد قرشی صاحب نے قارئین خدام الدین کے لیے مستقل طور پر طبی جواہر پارے فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔
>
> آپ کا معلومات افزا مقالہ خدام الدین میں شائع کیا جا رہا ہے یقین ہے۔ کہ قارئین حضرات کیلئے دلچسپی کا باعث ہوگا، اور علماء، خطباء اس سے استفادہ کرکے اپنے حلقہ میں خدمت خلق کا فریضہ بطریق احسن انجام دے سکیں گے
>
> (ادارہ)

ثقیل اور دیر ہضم ہوتی ہیں اس لیے اس موسم میں استعمال نہ کریں۔ حفظ ماتقدم کے طور پر حسب ذیل قہوہ مفید ہے چھوٹی الائچی ۳ عدد، سونف ۳ ماشہ ایک پیالی پانی میں جوش دے کر چھان کر چینی سے حسب ضرورت میٹھا کر کے استعمال کریں۔

پیچش

طب یونانی میں اس مرض کا مؤثر علاج موجود ہے

ایک عزیز اور دلنواز دوست کو سالہا سال سے پیچش کا عارضہ تھا انہوں نے ملک کے بلند پایہ معالجوں سے علاج کروایا مگر شفایاب نہ ہوئے۔ علاج سے مرض بڑھتا ہی چلا گیا۔ مریض اور اس کے لواحقین بےحد پریشان تھے یاس و نا امیدی کی کیفیت میں انہوں نے طب یونانی سے فیض یاب ہونے کا فیصلہ کیا اور راقم الحروف کی جانب رجوع کیا۔ میری تشخیص کے مطابق بڑی آنتوں میں سوزش اور ورم کی کیفیت تھی۔ مریض کے لیے حسب ذیل نسخہ تجویز کیا گیا۔

ہوالشافی۔ صبح و شام :۔ مالتی بسنت ۲ چاول۔ جوارش انارین ۶ ماشہ ملا کر کھائیں۔

بعد از غذا۔ حب رال ایک عدد کھائیں۔ سہ پہر و بوقت خواب حب پیچش ایک عدد کھائیں ان دواؤں سے مریض کو چند روز میں حیرت انگیز فائدہ ہوا۔ مہینوں کے علاج سے مرض میں کمی نہ ہوئی تھی اب چند روز علاج کرنے سے مریض کو خاصا فائدہ ہوا۔ یہی نسخہ ایک ماہ مسلسل استعمال کرانے سے مریض شفایاب ہوگیا۔ مریض کے لیے یہ امر بے حد تعجب کا باعث تھا کہ پیچیدہ اور مزمن امراض کے علاج میں طب یونانی مؤثر اور کارفرما ہے۔ مالتی بسنت ویدک کا مشہور نسخہ ہے جسے مسلمان اطباء نے صدیوں سے یونانی قرابادین میں شامل کر رکھا ہے۔ مالتی بسنت میں سونا، موتی وغیرہ شامل ہیں۔

علاج :۔ پیچش کا طب یونانی میں بڑا کامیاب اور مؤثر علاج ہے عام پیچش کے علاوہ زحیر امیبائی (امیبک ڈائی سنٹری) کے مریض بھی شفایاب ہو جاتے ہیں۔ پیچش کی معمولی شکایت ہو تو اسپغول پیٹ سے سدوں کو خارج کرکے پیچش کو دور کرتا ہے پیچش کی زیادہ شکایت ہو تو پیٹ کو سدوں سے صاف کرنے کے لیے کسٹر آئل تین تولے دودھ میں ڈال کر پلائیں۔ جب سدے خارج ہو جائیں تو صبح و شام سفوف انار دانہ دو، دو ماشہ لعاب ریشہ خطمی ایک تولہ کے ہمراہ دیں۔ کھانا کھانے کے بعد جوارش انارین چھ ماشہ کھائیں۔

سفوف طین اور سفوف تعلیا تا بھی عمدہ قرابادینی نسخے ہیں۔ پرانی پیچش میں سفوف تو تیا بھی استعمال کرتے ہیں پیچش میں جوارش آملہ بڑی مؤثر دوا ہے اس مرض میں آملہ کا مربہ بھی بڑا مفید ہے۔ بعض حضرات کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے یا اعصاب پر بوجھ پڑتا ہے تو انہیں پیچش کی شکایت ہو جاتی ہے۔ ایسے حضرات کے لیے اعصاب کی تقویت کی دوا بھی تجویز کرنی چاہیئے۔ جوارش آملہ چھ ماشہ اور جوارش انارین چھ ماشہ میں جواہر مہرہ دو چاول کا اضافہ کرکے استعمال کرائیں۔

بعض حضرات کو معدہ خراب ہونے سے بھی پیچش کی شکایت ہو جاتی ہے ایسے حضرات کو غذا میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ پیچش کے دوران غذا و پرہیز لازمی ہے پیچش کا حملہ ہو اور آدمی آ رہی ہو اس صورت میں

دیسی چاول، کیلا، انار، بہی کا مربہ، آملہ کا مربہ بہترین غذائیں ہیں۔ مونگ کی نرم کھچڑی، ساگو دانہ وغیرہ بھی مفید ہے صحت یاب ہونے پر مونگ کی دال کا شوربا اور چپاتی وغیرہ استعمال کریں پیچش کے مریضوں کو حسب ذیل قہوہ پینا چاہیئے۔ سونف خشک تین ماشہ، پودینہ خشک تین ماشہ، چھوٹی الائچی تین عدد، ایک پاؤ پانی میں جوش دیں اور چھان کر کھانڈ ملا کر پئیں۔

میٹھا

غذائیت سے بھرپور ہے

پاکستان بڑا خوش نصیب ملک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے انواع و اقسام کی نعمتوں سے نوازا ہے اس ملک کا وجود اور قیام ایزدی کا رہین منت ہے اس ملک کا گوشہ گوشہ رشک گلستان ہے۔ آب و ہوا میں بڑا متنوع ہے اور دنیا کے تمام تقریباً پھل پاکستان کی سرزمین کو بہار میں پیدا ہوتے ہیں، یہ پھل کثرت سے ہوتے ہیں اور ارزاں فروخت ہوتے ہیں۔ پاکستان کی اس خوش نصیبی کا احساس بے شک اس ملک کے بسنے والے پوری طرح نہ کریں۔ مگر تازہ پھل کی قدر وقیمت یورپ کے باشندوں سے دریافت کیجئے جو کہ تازہ پھلوں کے لیے ترستے ہیں انسانی فطرت بھی بڑی عجیب اور دلچسپ ہے کہ جو اشیاء وافر مقدار میں دستیاب ہوتی ہیں، انسان اس کی پرواہ نہیں کرتا اور جو میسر نہیں ہوتیں اس کی تلاش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا۔ پھل پاکستان میں کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے یہاں پھلوں کی اہمیت کا احساس نہیں ہے اس مرحلہ پر اس نکتہ کی جانب اشارہ ضروری ہے کہ ہمیشہ تازہ پھل استعمال کرنا چاہیئے ہر موسم میں انسانی جسم کی مختلف کیفیت ہوتی ہے۔ "تازہ پھل میں حیاتین نمکیات اور دیگر غذائی اجزا ہوتے ہیں۔ ان پھلوں کو محفوظ کرنے سے حیاتین والے اجزا ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس بنا پر تازہ پھل استعمال کرنے چاہئیں۔ اس موسم کے پھلوں میں میٹھا بڑا مفید اور مشہور و مقبول پھل ہے۔ میٹھا پنجاب کی سرزمین کا مخصوص پھل ہے۔ یوپی میں میٹھا نہیں ہوتا۔ سالہا سال قبل جب یوپی کے باشندے پنجاب کا رخ کرتے تھے تو وہ اس پھل کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے، اب بھی پنجاب میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ موسم گرما اور موسم برسات میں جسم میں مختلف کیفیت ہوتی ہے۔ جسم میں حدت محسوس ہوتی ہے، طبیعت مالش کرتی ہے۔ اور بعض اوقات تو قے تک نوبت جا پہنچتی ہے۔ ملیریا کا زور ہوتا ہے۔ بدن میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے اسی سے سینہ اور پاؤں میں جلن ہوتی ہے، مزاج میں برہمی اور بے قراری ہوتی ہے دل کی گھبراہٹ کا عارضہ بھی لاحق ہوتا ہے، منہ کڑوا رہتا ہے۔ غرضیکہ ایک جان ناتواں ہوتی ہے اور بیسیوں عوارض کا ہجوم ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ان مختلف عوارض کا علاج کرنے کے لیے مختلف دوائیں درکار ہوں گی اور جسم دواؤں کی آماجگاہ بن جائے گا۔ حکیم مطلق کے قربان جائیے کہ اس نے ان مختلف عوارض کے علاج کے لیے میٹھا جیسا پھل پیدا کر دیا ہے جو کہ غذا کی غذا اور دوا کی دوا ہے۔ میٹھا بیش قیمت شفائی تاثیرات اور گوناگوں اوصاف کا حامل ہے اور غذائیت سے بھرپور ہے اور لیموں کی ایک قسم ہے۔

پالک

ایک مفید سبزی

چند سال قبل مجھے قاہرہ میں وزارت تعلیم کے مہمان کی حیثیت سے ٹھہرنے کا موقع ملا۔ قاہرہ مصر کا صدر مقام اور بڑا حسین شہر ہے۔ دریائے نیل کے کنارے میلوں تک باغات پھیلے ہوئے ہیں، رات کو دریا میں خوبصورت بجروں اور کشتیوں اور ہاؤس بوٹوں میں رقص و سرور کی مجالس آراستہ ہوتی ہیں، حسن و شباب محو تماشہ ہوتا ہے۔ نوجوان اور دلکش رقاصہ اپنے رقص اور نغمہ سے ایک قیامت برپا کر دیتی ہے اور قلوپطرہ کے عہد کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ قاہرہ میں ان میکدوں کے ساتھ ساتھ مساجد بھی آباد ہیں مزاروں پر بڑا ہجوم ہوتا ہے۔ قاہرہ اخبارات و جرائد اور کالجوں کا مرکز ہے قاہرہ کے گلی کوچوں میں مجھے لاہور کی یاد آئی۔ شہر کے اندرونی حصے یعنی اندرون لاہور سے مشابہ ہیں قاہرہ میں مغربی طرز کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھا۔ روکھے پھیکے کھانوں سے اکتا گیا تھا۔ ہوٹل کے منیجر نے جب میری بیزاری کو محسوس کیا تو اس نے ایک دوپہر مجھے یہ خوش خبری سنائی کہ آج شام آپ کے لیے سپین کی مخصوص ڈش تیار کی جائے گی۔ مجھے اس اطلاع سے بیحد مسرت ہوئی اور میں بڑے اشتیاق سے شام کا انتظار کرنے لگا۔ شام کو جب میں کھانے کے لیے بیٹھا تو ہوٹل کے منیجر نے سپینی غذا کے محاسن پر حاصل تبصرہ کیا اور کہا کہ سپینی غذا یورپ میں بے حد مقبول ہے اس تبصرہ نے میرے اشتیاق میں اضافہ کر دیا چند لمحات بعد ایک ڈھانپی ہوئی پلیٹ میں اندلسی غذا میرے سامنے رکھی گئی تو میرا اشتیاق اضطراب میں بدل چکا تھا۔ میں نے بڑے اضطراب سے پلیٹ کو بے نقاب کیا اور سپین کی مخصوص غذا پالک کا ساگ نکلا۔ پالک کا ساگ ہمارے ملک میں ایک عام اور ارزاں سبزی ہے۔ ہمیں اس کے فوائد اور طبی افادیت کا پورا احساس نہیں ہے۔ ہمیں تو وہ غذا پسند ہے جو دیار غیر سے آئے ہم اپنے ملک کے جواہر ریزے چھوڑ کر دوسرے ملکوں کے خزف ریزوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

پالک کے فوائد :- یورپ میں پالک بے حد مقبول ہے اور اس کے طبی فوائد کا پوری طرح اعتراف کیا جاتا ہے حتیٰ کہ فلم پوپیائی میں ملاح لڑائی پر جانے سے پہلے پالک کھاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

طب یونانی کی رو سے بھی بڑی مفید سبزی ہے، یہ جلد ہضم ہونے والی قبض کشا ترکاری ہے۔ سرد تر ہے۔ معدہ میں سوزش اور پیاس میں مفید ہے اس کا ایک عجیب فائدہ یہ ہے کہ قبض ہونے کے ساتھ ساتھ پیشاب آور بھی ہوتی ہے۔ اس طرح پیشاب کے ذریعے گندے مادے جگر سے خارج کرتی ہے اور پالک جگر کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔

غذائی اجزا :- پالک فولاد، چونا، فاسفورس کا گراں قدر مجموعہ ہے۔ فولاد خون کا بڑا اہم جزو ہے خون کو سرخ رنگت بخشتا ہے۔ آکسیجن بھی بدن میں فولاد کے ذریعے ہی کام کرتی ہے۔ بچوں، مریضوں اور کمزور انسانوں کو فولاد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ پالک فولاد کا بڑا موثر خزانہ ہے۔ انسانی جسم کے لیے چونا ضروری ہے۔ چونا ہڈیوں، دانتوں اور خون کے لیے بہت ضروری ہے، پالک میں چونا بھی پایا جاتا ہے۔ فاسفورس انسانی بدن کی نشو و نما عصبی نظام اور آنتوں کی حرکات کے لیے بڑا ضروری ہے۔ پالک میں فاسفورس بھی ہے۔

پالک میں حیاتین :- پالک حیاتین کا بھرپور خزانہ ہے۔ حیاتین الف (اے)، انسانی صحت کے لیے بیحد ضروری ہے اس کی کمی انسان کی قوت مدافعت کو کمزور کرتی ہے۔ آنکھوں، معدہ، حلق، پھیپھڑوں، مثانہ اور کان و دماغی امراض حیاتین الف کی کمی میں پیدا ہوتے ہیں۔ پالک کھانے سے حیاتین الف (اے) کی کمی کو دور کر سکتے ہیں۔ پالک میں حیاتین ب (بی)، ج (سی)، بھی پایا جاتا ہے۔ سبزی حیاتین د (ڈی)، سے بھی بہرہ مند ہے۔ پالک میں حیاتین ی (ای) بھی ہیں۔ اس کی کمی سے بانجھ پن پیدا ہوتا ہے، جن لوگوں کو اولاد نہیں ہوتی یا عورتوں کو حمل گرنے کا اندیشہ رہتا ہے انہیں پالک کھانی چاہیئے۔ حیاتین ک (کے)، ڈ (پی)، کی کمی خون کے قوام کو رقیق کرتی ہے۔ پالک میں دونوں حیاتین پائے جاتے ہیں، پالک تو گویا ملٹی وٹامن غذا ہوئی اس میں تمام حیاتین پائے جاتے ہیں۔ اس کا استعمال صحت کے لیے بے حد مفید ہے پالک کو زیادہ دیر تک ابالنا نہیں چاہیئے اس سے دیر تک ابلنے اور پکانے سے حیاتین ضائع ہو جاتے ہیں۔

چاول کے ساتھ پالک کا استعمال مفید اور ضروری ہے چاول میں حیاتین اور کیلسیم کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ چاول قابض ہیں، پالک میں حیاتین اور چونا ہے پالک کے استعمال سے قبض دور جاتی ہے حاملہ عورتوں کے لیے پالک کا استعمال بڑا فائدہ مند ہے اس کے کھانے سے عورت کی صحت اچھی ہو جاتی ہے۔ چہرے پر جھریاں اور داغ نہیں پڑتے۔ چھوٹے بچوں کے لیے پالک کا شوربا مفید ہے۔

(آخری قسط)

شانِ صدیق اکبرؓ آیاتِ قرآنی کی روشنی میں

• از پروفیسر حافظ عبدالمجید •

اکیسویں آیت

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (سورہ حجر — ع-۱)

ترجمہ :- بے شک ہم نے نازل کیا قرآن کو اور بے شک ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

فائدہ :- اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ وعدہ سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں پورا ہوا۔ جب کہ قرآن پاک سب سے پہلے مصحف کی صورت میں اکٹھا کیا گیا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو حفاظت قرآنی کا ذریعہ بنایا۔ اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

بائیسویں آیت

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ

سورۃ قیامہ — ع ۱)

ترجمہ :- آپ حرکت نہ دیں اپنی زبان کو تاکہ جلدی کریں اس کے یاد کرنے میں، بیشک ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا۔ اور اسکا پڑھنا۔ پس جس وقت ہم اس کو پڑھیں تو پیروی کریں۔ اس کے پڑھنے کی پھر یقیناً ہمارے ذمہ ہے اس کا واضح کرنا۔

فائدہ :- جب وحی نازل ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی پڑھتے۔ تاکہ اس کو بھول نہ جائیں۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ فرمایا کہ قرآن پاک کا جمع کرنا۔ اس کے پڑھنے کا انتظام کرنا۔ اور اس کی تشریح و توضیح خود اللہ تعالےٰ کے ذمہ ہے۔ جمع قرآن کا وعدہ سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں پورا ہوا۔

تیئیسویں آیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔ سورۃ النساء — ۸ ع)

ترجمہ :- اے ایمان والو اطاعت کرو رسول کی۔ اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہو۔

فائدہ :- أُولِي الْأَمْرِ کا مطلب صاحبِ حکومت ہے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں اولی الامر سے مراد امیر اور والی یعنی خلفاء ہیں۔ اور عکرمہؓ کہتے ہیں کہ اولی الامر سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔ اولی الامر کے لفظ میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے جانشین ہوں گے۔ جو صاحبِ حکومت ہوں گے ان کی اطاعت بھی مسلمانوں پر لازم ہے اور اولی الامر میں سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ ہیں جو آپ کے خلیفہ بلافصل اور خلیفہ اوّل ہیں۔

چوبیسویں آیت

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ (سورہ مائدہ -۸ ع)

ترجمہ :- اور جو دوستی کرے گا اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے اور ایمان والوں سے، پس بیشک اللہ کا گروہ ہی غالب رہے گا۔

فائدہ :- اس آیت میں حزب اللہ کے غلبہ کی پیشگوئی موجود ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ کا خلیفہ بننا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ حزب اللہ میں ہیں اگر آپ حزب اللہ میں نہ ہوتے تو کبھی بھی خلیفہ نہ بن سکتے۔

پچیسویں آیت

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ۔

(سورۃ توبہ — ۱۳ ع)

ترجمہ :- اور بدوؤں میں سے جو آپ کے ارد گرد رہتے ہیں۔ بعض منافق ہیں اور کچھ لوگ مدینہ والوں میں سے سخت ہیں نفاق پر۔ آپ ان کو نہیں جانتے ہم ان کو جانتے ہیں۔ ہم ان کو دو مرتبہ عذاب کریں گے پھر اس کے بعد وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

فائدہ :- اس آیت میں یہ پیشگوئی موجود ہے۔ کہ منافقوں کو دنیا میں ہی دو مرتبہ عذاب ہوگا۔ اگر حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ میں سے کوئی منافق ہوتا تو اسے خلافت نہ ملتی۔ کیونکہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ قرآن پاک منافقوں کی ذلت و رسوائی کی پیشگوئی کرے اور منافق عزت و عظمت سے زندگی بسر کریں اور خلیفہ وقت بن جائیں۔ اس لیے یہ آیت خلفائے ثلاثہؓ کو ایمان دار اور خلیفہ برحق ثابت کرتی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ تو خلیفہ بلافصل اور خلیفہ اوّل ہیں وہ کیسے منافق اور بے ایمان ہو سکتے ہیں۔

چھبیسویں آیت

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (سورہ توبہ — ۱۰ ع)

ترجمہ :- اے نبی جہاد کیجئے کافروں اور منافقوں سے۔ اور ان پر درشتی اور سختی کیجئے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

فائدہ :- یہ آیت دو جگہ ہے گویا دو دفعہ منافقوں کے ساتھ جہاد کرنے اور ان کے ساتھ سختی کرنے کا حکم دیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک خلفائے ثلاثہؓ کے ساتھ رحمت و شفقت کا سلوک کیا۔ جو واضح ثبوت ہے اس بات کا کہ وہ منافق نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کو تو اپنی زندگی میں حکم دیا کہ وہ نماز پڑھائیں۔ کیا جن کے خلاف جہاد کرنے اور سختی کرنے کا حکم ہو اس کو حضورؐ نماز پڑھانے کا حکم دے سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں؟ اس لئے حضرت ابوبکرؓ منافق نہیں نہ کافر بلکہ پکے ایمان دار ہیں کہ ان کے خلاف نہ حضورؐ نے جہاد کیا نہ ان پر سختی کی اس لیے وہ خلیفہ بلافصل بھی ہیں اور امت محمدیہ میں سب سے افضل بھی۔

ستائیسویں آیت

لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝ مَلْعُونِينَ ۖ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا۔ (سورہ احزاب)

ترجمہ :- اگر نہ باز آئیں گے منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جو لوگ وحشت انگیز خبریں مدینہ میں اڑایا کرتے ہیں تو اے نبی ہم ضرور آپ کو ان پر برانگیختہ کریں گے، پھر وہ آپ کے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دنوں۔ ان پر لعنت ہوگی اور جہاں کہیں ملیں گے پکڑے جائیں گے۔ اور خوب قتل کئے جائیں گے۔

فائدہ :- اس آیت میں منافقین کے لیے بہت سخت اعلان ہے کہ اگر وہ باز نہ آئے تو ان کو مذکورہ سزا ملے گی۔ معلوم ہوا کہ جن کو یہ سزا نہیں ملی وہ منافق نہیں بلکہ پکے ایمان دار ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ منافق نہیں حضرت عمرؓ منافق نہیں۔ حضرت عثمانؓ منافق نہیں اگر یہ منافق ہوتے تو مذکورہ اعلان کے مطابق ان کو مدینے سے نکال دیا جاتا۔ ذلیل و رسوا ہوتے۔ لیکن خلفائے ثلاثہؓ مدینہ میں ہی رہے ان کو خلافت بھی ملی۔ عزت و شان سے زندگی بسر کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں رہے بلکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تو آج تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں ہیں اور قیامت تک پڑوس میں رہیں گے۔ اس لیے یہ حضرات کس طرح منافق ہو سکتے ہیں۔

اٹھائیسویں آیت

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ط

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (سورہ صف)

ترجمہ :- یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو منہ سے پھونک مار کر بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے اگرچہ کافر ناپسند کریں وہی اللہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پہ غالب کر دے اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔

فائدہ :- ان آیتوں میں یہ پیش گوئی ہے کہ اللہ کا نور یعنی اللہ کا دین کامل ہوگا۔ تمام دینوں پہ غالب ہوگا۔ اگر حضرت ابوبکرؓ کو معاذ اللہ کافر یا منافق مانا جائے تو ان آیت کی تردید لازم آتی ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آیت میں تو دین حق کے غلبہ کی پیشگوئی ہو اور غلبہ حاصل کریں کافر یا منافق۔ اس لیے حضرت ابوبکرؓ نہ کافر تھے نہ منافق بلکہ مومن برحق اور خلیفہ برحق تھے۔

انتیسویں آیت

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (سورۃ مجادلہ - ع ۳)

ترجمہ :- تو نہ پائے گا کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور آخرت کے دن پر کہ دوستی رکھیں ایسے لوگوں کے ساتھ جو مخالفت کریں اللہ کی اور اس کے رسول کی۔ اور اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں یا بھائی ہوں یا قبیلہ ہوں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے اور ان کی مدد کی ہے اپنے غیب کے فیض سے۔ اور داخل کرے گا ان کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے اس میں۔ اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی۔ وہ لوگ ہیں لشکر اللہ کا۔ خبردار اللہ کا لشکر ہی کامیاب ہونے والا ہے۔

فائدہ :- اس آیت میں مسلمانوں کے لیے "قوم" کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے اور "حزب" کا بھی "قوم" اور "حزب" کے الفاظ سے چار پانچ افراد مراد نہیں ہوسکتے۔ بلکہ یہ الفاظ کثرت تعداد کو ظاہر کرتے ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اتنے کثیر مقدار میں موجود تھے کہ ان کو قوم اور گروہ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا۔ اس آیت میں اصحاب رسول کی یہ صفات بیان ہوئیں کہ اسلام کی خاطر عزیز سے عزیز رشتہ اور قرابت کو پس پشت ڈال دیتے تھے۔ اللہ کا دشمن خواہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہوں وہ اس کو اپنا دوست نہیں بناتے۔ اللہ نے اصحاب رسول کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے جس طرح اللہ کے لکھے ہوئے کو کوئی مٹا نہیں سکتا اس طرح ان کے دلوں میں ایمان مٹ نہیں سکتا۔ اصحاب رسول کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ اللہ کی رضا کا اعلان ہے۔ اور یہ اعلان ہے کہ اصحاب رسول اللہ کا لشکر ہے اور اللہ کا لشکر ہی کامیاب ہوتا ہے اور اصحاب رسول کے لیے دنیا و آخرت میں کامیابی کا اعلان ہے۔ بیشک اصحاب رسول دنیا میں بھی کامیاب ہوئے۔ انہوں نے سالہا سال تک خلافت کی اور وہ آخرت میں بھی کامیاب ہوں گے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ بلکہ تمام صحابہؓ میں افضل اور اعلیٰ ہیں اس لیے اس آیت میں بیان کردہ تمام فضائل ان کے لیے ثابت ہیں۔ ابن جریج سے روایت ہے کہ ابوقحافہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی تو ابوبکرؓ نے اتنے زور سے طمانچہ مارا کہ وہ گر پڑے۔ پھر اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے پوچھا کیا تم نے ایسا کیا ہے اے ابوبکرؓ تو انھوں نے کہا واللہ اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو ضرور اسے قتل کر دیتا اس پہ مذکورہ آیت نازل ہوئی (ازالۃ الخفاء)

تیسویں آیت

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (سورہ حجرات - ۱ ع)

ترجمہ :- بے شک جو لوگ پست کرتے ہیں اپنی آوازوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے جانچ لیا ہے تقویٰ کے لیے ان کے لیے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے۔

فائدہ نقل متواتر سے ثابت ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے سبب اور اس کے مصداق حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تھے (ازالۃ الخفاء) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب رسول کے قلوب کی پاکیزگی اور تقویٰ و طہارت کی شہادت دی ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ مومن مخلص تھے اور ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

صحابۂ کرام کی شان میں اور حضرت ابوبکرؓ کی شان میں اور بھی آیات پیش کی جاسکتی ہیں تاہم ان ہی تیس آیات پہ اکتفا کیا جاتا ہے۔

شراب کی درآمد میں کمی جائے گی

قومی اسمبلی۔ ۲۹ اگست وزیر صدارتی امور جے اے رحیم نے چوہدری غلام رسول تارڑ کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ۶۷ء سے ۷۱ء کے دوران ایک کروڑ ۲۷ لاکھ ۵

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

افکارِ معاصرین

شراب نوشی بند کیجئے

قومی اسمبلی کے وقفۂ سوالات میں بتایا گیا ہے کہ شراب کی درآمد ہر سال دس فیصد کم کر دی جائے گی۔ اور اس طرح تیرہ لاکھ روپے سالانہ کا وہ زرِ مبادلہ بچایا جائے گا جو شراب کی درآمد پر خرچ کیا جاتا ہے اس سے قطع نظر کہ شراب پر فوری پابندی لگانا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے لیے ضروری ہے۔ اس پر بھی اظہار اطمینان کیا جا سکتا ہے کہ دس سال بعد یعنی فروری ۱۹۸۲ء تک شراب کی درآمد مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔ اگر واقعی ایسا ہو گیا تو یہ بہت بڑا واقعہ ہوگا اور یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ قومی زندگی پر اس کے کچھ مثبت اثرات ضرور پڑیں گے لیکن یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ شراب کے استعمال میں کمی کی ضرورت کا مسئلہ صرف اس کی درآمد تک محدود نہیں ہے اول تو ہمارے ملک میں "اسمگلنگ" کو مؤثر طور پر روکنے کی روایت موجود نہیں ہے۔ دوسرے قومی اسمبلی کے متعلقہ سوال و جواب کے مطابق اندرون ملک شراب سازی کی کارکردگی خاصی کامیاب نظر آتی ہے۔ وزیر تجارت نے بتایا ہے کہ پاکستان میں ہر سال سات لاکھ گیلن شراب تیار کی جا رہی ہے۔ تمام تجارتی اصولوں کے مطابق جب شراب کی درآمد کم کی جائے گی اور خانہ ساز شراب کی مانگ بڑھ جائے گی تو شراب سازوں کو اور زیادہ "مال" تیار کرنے کی تحریک ہوگی۔ اس طرح اگر حکومت نے ام الخبائث کی درآمد میں ہر سال دس فیصد کی کمی کے فیصلے پر عمل درآمد کر بھی دیا جائے تو اس فیصلے کے اصل مقصد یعنی شراب نوشی کی حوصلہ شکنی کے معاملے میں کوئی کامیابی نہیں ہوگی یہ ضرور ہوگا کہ قیمتی زرمبادلہ بچ جائے گا۔ لیکن کام کے آدمیوں کو جلد ناکارہ بنانے کے لیے شراب بہرحال موجود رہے گی اور ہمارے قومی معاملات پر اس کے منفی اثرات پڑتے ہی رہیں گے۔

شراب کے معاملے میں یہ بات قطعی طور پر صاف ہے کہ عوام نہ اسے استعمال کرتے ہیں اور نہ ملک میں اس کے استعمال کو پسند کرتے ہیں شراب نوشی فیشن یا ضرورت کے طور پر متمول افراد، اعلیٰ افسران اور حکومت کے عہدیداروں ہی میں رائج رہی ہے۔ گزشتہ چند برسوں سے ہر عوامی احتجاج کے موقع پر شراب خانوں میں توڑ پھوڑ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ملک کے اصل مالک شراب نوشی کے خلاف ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس لعنت کو بہر قیمت ختم کیا جائے۔ عوامی ردِ عمل کے اس اظہار کے بعد ضرورت تو نہیں ہے تاہم حکومت چاہے تو اس معاملے پر ریفرنڈم کرا کے دیکھ سکتی ہے کہ ملک کے عوام شراب نوشی کے سخت مخالف ہیں اور اسے بہرحال بند کرانا چاہتے ہیں۔

(جنگ یکم ستمبر ۷۲ء)

بچوں کا صفحہ

شب برأت

محمد ابوبکر صدر لائلپور

شعبان بڑی عظمت اور خیر و برکت والا مہینہ ہے۔ اس مہینے کی پندرھویں رات کو شب برات بھی کہتے ہیں یہ بڑی بزرگ برکت اور عظمت والی رات ہے۔ جو مسلمان بچے، بوڑھے مرد اور عورتیں اس رات میں خدا تعالےٰ کو یاد کرتے اور اس سے دعائیں مانگتے ہیں وہ اللہ کی بارگاہ میں قبول کی جاتی ہیں۔

پیارے بھائیو! اس رات کو اللہ تعالےٰ سورج غروب ہونے سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک آسمان دنیا پر تشریف لے آتے ہیں اور فرماتے رہتے ہیں:-

"ہے کوئی آج کی رات مجھ سے بخشش مانگنے والا کہ میں اسے معاف کر دوں"۔

"ہے کوئی رزق طلب کرنے والا کہ میں اس کو رزق دوں"۔

"ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اس کی مصیبت دور کر دوں"۔

الغرض اسی طرح مختلف حاجات اور انسانوں کی ضروریات کا نام لے لے کر اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو پکارتے ہیں کہ آؤ مجھ سے مانگو جس چیز کو تم حاصل کرنا چاہتے ہو۔

اس رات میں جو اللہ تعالےٰ کے بندے ہیں وہ تو سب کچھ مانگتے ہیں اور اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی کے طلبگار ہوتے ہیں مگر جو لوگ اس عظیم نعمت کی قدر و منزلت سے بے خبر ہیں وہ پٹاخے چلاتے اور پھلجھڑیاں اور آتش بازی چھوڑنے میں اس مبارک رات کو کھو دیتے ہیں اور یوں ہی فضول اپنے پیسوں کو آگ کی نذر کر دیتے ہیں جس سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا اور الٹا گناہ اپنے سر۔

تم ایسا ہرگز نہ کرنا اللہ تعالیٰ فضول خرچی سے بہت ناراض ہوتا ہے اور تم سے پوچھے گا کہ بتاؤ میں نے تمہیں پیسے حرام کاموں کے واسطے دیے تھے یا حلال کے لیے۔ پھر تم کیا جواب دو گے؟ لازمی بات ہے کہ آگ سے کھیلنے والوں کو سزا ملے گی تو پھر ایسا کام کیوں کیا جائے کہ گھر سے پیسے بھی خرچ ہوں اور پھر فضول خرچی کی سزا بھی ملے۔ اس رات میں تو یہ چاہیے کہ اللہ تعالےٰ کو خوب یاد کریں، اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئیں گڑگڑائیں اور اپنی بخشش طلب کریں۔

اس رات کو کسی قبرستان میں جا کر اپنے اور مسلمانوں کے لیے قرآن پاک پڑھ کر بخشش و معافی کی دعا مانگیے۔ گھر پر یا مسجد میں قرآن پاک تلاوت کریں، نوافل پڑھیں، کوئی وظیفہ یا درود شریف پڑھیں، اللہ اللہ کریں غرضیکہ جو کچھ بھی کسی کو یاد ہو پڑھ کر اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور خوب گڑگڑا کر اللہ تعالےٰ سے نہایت عجز و انکساری کے ساتھ دعائیں مانگیں اور اگلے دن کا یعنی پندرہ شعبان کا روزہ رکھیں۔

پندرھویں شعبان کی رات بہت ہی مبارک رات ہے یہ تو ایسی مبارک اور قدر والی رات ہے کہ اگر اس کی بزرگی اور فضیلت کھل کر ہمارے سامنے آجائے تو ہم اس رات میں پلک جھپکنے کے برابر بھی نہ سوئیں اور ایک منٹ بھی یادِ خدا سے غافل نہ رہیں۔

اس رات میں مولائے کریم کی بخشش مغفرت کا یہ حال ہے کہ عرب میں ایک قبیلہ ہوا کرتا تھا جس کا نام کلب تھا اس قبیلہ والوں کے پاس بے شمار بھیڑ بکریاں تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس رات میں قبیلہ کلب کی بھیڑ بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ اپنے بندوں کی مغفرت فرماتا ہوں۔

سبحان اللہ! قربان جائیے ایسے مولا کریم کے کہ وہ ہم پر اس مبارک رات میں کس قدر مہربان ہوتے ہیں۔ ذرا ایک بھی بھیڑ بکری کے بالوں کو گن کر دیکھئے۔ ہم گنتے گنتے اکتا جائیں گے۔ کیا کہ اس قدر بھیڑ بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ بخشش فرماتے ہیں مگر مشرک، کافر، منافق، شرابی، ماں باپ کو ستانے والا اور اپنے مسلمان بھائی سے کینہ رکھنے والے کو اللہ تعالےٰ نہیں بخشیں گے۔ ہاں اگر یہ بھی ان گناہوں سے توبہ کرلیں تو پھر ان کے لیے بھی بخشش کا دروازہ کھلا ہوا ہے

یہ تو ایسی عزت والی رات ہے کہ اس میں آئندہ سال میں مرنے والوں اور پیدا ہونے والوں کی فہرست لکھی جاتی ہے۔ یعنی آنے والے سال میں کتنے آدمی پیدا ہوں گے اور اور کتنے مریں گے، کہاں کہاں پیدا ہوں گے اور کہاں کہاں مریں گے، کتنا کس کو رزق ملے گا اور کہاں سے کیسے ملے گا۔ گویا جو کچھ بھی آئندہ سال میں ہونے والا ہوتا ہے وہ سب کچھ اسی رات میں مکمل کر کے فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے علاوہ ازیں اسی رات میں انسانوں کے عمل اللہ تعالےٰ کے حضور میں پیش کیے جاتے ہیں۔

اس لیے ہم سب کو چاہیے کہ ایسی شان و شوکت والی رات کو یونہی سونے اور فضول کاموں میں نہ گزاریں۔ بلکہ آگے بھیجنے کے لیے کچھ نہ کچھ عمل کر لیں۔ جتنا بھی ہو سکے اللہ تعالےٰ کو خوب یاد کریں۔ اس کے سامنے خوب روئیں اور گڑگڑائیں اور اپنی ہر حاجت کا نام لے کر اسی سے مانگیں۔

ہمارے پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی رات مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں تشریف لے گئے تھے اور تمام امت کے لیے دعا مانگی تھی۔

ہمیں بھی آپؐ کی سنت پر عمل کرنا چاہیے اور ہو سکے تو کسی کے ساتھ قبرستان میں جا کر اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا مانگیں۔ خدا ہم سب کو اس مبارک رات کو اپنی عبادت کرنے اس رات کی قدر و منزلت پہچاننے اور برے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

والدین کے حقوق

عتیقہ راشد

موجودہ تعلیم اور ماحول برسوں تک انگریزی سامراج کی غلامی کا پھل ہے۔ اور اس میں آداب و اخلاق، تہذیب و شائستگی اور ماں باپ کی تعظیم کا سبق جو ہمارا مذہب سکھاتا ہے شامل نہیں ہے۔ اس تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامیات پڑھیں اور دماغ میں بٹھائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے ہم کو کیا دیا۔ پھر اس پر عمل پیرا ہوں۔ یہی وہ تعلیم ہے جو تمہاری زندگی کو خوشگوار بنائے گی، آخرت میں ذریعہ نجات ہوگی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر دنیا و آخرت میں سرخرو ہونا چاہتے ہو تو ان باتوں پر عمل کرو۔

والدین کیساتھ حسن سلوک عمر میں زیادتی کا سبب ہے

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا اسے خوشخبری ہو کہ اللہ تعالےٰ اس کی عمر بڑھا دیتے ہیں۔

والدین کی نافرمانی سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ماں باپ کی نافرمانی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں جس کا عذاب فوراً ہوتا ہے۔ اور جو عذاب رہ جاتا ہے وہ اس کے علاوہ۔

ٹیلیفون نمبر
۶۷۵۴۵

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل نمبر
۶۰۴۷

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۴۳۲۱ مورخہ ۴ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۲۷-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۲۹/۹/۶۷-۲۰۷۶ D.D.9 مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر G.M/۴۰-۱۵۲۱۰ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۷ء



شیخ الاسلام
حضرت مولانا
سیّد حسین احمد مدنی
رحمۃ اللہ علیہ
کی یادیں

- آسمان رشد و ہدایت کا وہ درخشندہ ستارہ، جس کی ضیاء پاشیوں سے ظلمت کدۂ ہند میں زہد و تقویٰ اور مجاہدہ و ریاضت کی روشنی پھیلی !
- عظمت و کردار کا وہ پیکر عظیم - جس کی شرافت و دیانت کا اعتراف خود مخالفین نے کیا !
- علم و فضل کا وہ بحرِ بے کراں - جس کی روانی سے عرب و عجم یکساں سیراب ہوئے !
- تحریک آزادی کا وہ قائد جلیل - جس نے فرنگی سامراج کا تختہ الٹنے میں اہم کردار پیش کیا !
- وہ زاہد و متقی اور محدث و خطیب - کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی تبلیغ و اشاعت جس کی زندگی کا پاکیزہ مشن تھا !

شیخ الاسلام السیّد
مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز
—— کی زندگی کے حالات و واقعات پر ایک مستقل معلوماتی کتاب
—— آپ کے نادر خطوط کا عکس ● معروف اور نامور اہلِ قلم کے غیر مطبوعہ مضامین
—— تاریخ اشاعت کا انتظار فرمائیے !



عکسی طباعت سے مزیّن

رنگین — نیا حاشیہ — دیدہ زیب

تین سال کی محنت شاقہ اور زرِ کثیر کی لاگت کے بعد شائع ہوا

مرتبہ : حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ھدیہ : (مجلد) ۸ روپے مکینیکل گلیز کاغذ

محصول ڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہوگا۔ فرمائش کے ساتھ کل رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔ وی۔پی نہیں بھیجا جائے گا۔ تاجران رعایت کے لیے لکھیں

دفتر انجمن خدام الدین اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

ایک زیرِ ترتیب کتاب
کیلئے
معلومات
شیخ التفسیر حضرت
مولانا احمد علیؒ کی سیاسی خدمات

●

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک آزادی میں کیا اہم خدمات انجام دیں —— اور استخلاص وطن کی خاطر آپ نے کن کن جیل خانوں میں قید و بند کے مصائب برداشت کئے —— ؟

—— اور ——

کن بزرگوں کی رفاقت میں جیل کے دن گزارے ؟
اس موضوع پر —— آپ کے پاس معلومات ہوں، یا حضرت شیخ کے خطوط ہوں تو براہِ کرم
ادارہ کے نام
ارسال کریں ! خطوط عکس لیکر واپس کر دیئے جائیں گے۔

●

مجاہد الحسینی —— (مدیر خدام الدین)

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا